REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳　　شمارہ ۱۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

بیرونی ممالک بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

The Weekly BADR Qadian-143516

یکم شعبان ۱۴۰۴ھ　　۳ ہجرت ۱۳۶۳ ہش　　۳ مئی ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ شہادت (اپریل) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں مورخہ ۲۶/۴/۸۴ کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والی ایک درویش کی اہلیہ محترمہ کے ذریعہ ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ — "حضور مورخہ ۲۳/۴/۸۴ کو اسلام آباد سے واپس بخیریت ربوہ تشریف لے آئے ہیں"۔

احباب اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۹ شہادت (اپریل) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آج بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ صاحب نے حالاتِ حاضرہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر سُورۃ الفجر سے بعض ضروری اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ نیز فرمایا کہ لندن سے موصولہ اطلاع کے مطابق پاکستان میں جماعت نے حکومت کے نئے قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اور مورخہ ۲۷/۴/۸۴ کو ربوہ میں نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہُوا۔ ہماری مساجد میں اذانیں نہیں دی جا رہیں۔ مساجد پر سے اُن کے نام مٹا دیئے گئے ہیں۔

دشمن کے مقابلہ کے لئے جماعتِ احمدیہ کے پاس دُعاؤں کے ہتھیار ہیں

جن کے مقابل پر ہمارے ہتھیار ناکام ہو جایا کرتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۴ء کا ملخص

ربوہ - ۱۳ شہادت (اپریل) - آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے احبابِ جماعت کو ان ایام میں تسبیح و تحمید، درود شریف اور دیگر دُعاؤں اور نمازِ تہجد کی ادائیگی کی پُرزور تلقین فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۲، ۱۳ سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں مذکور مذاہب کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوعِ انسان کی اصلاح کے لئے مامور آتے ہیں تو اُس وقت دُنیا دو گروہوں میں بٹ جاتی ہے اور دونوں گروہ لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ حقیقت میں یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں۔ اس وقت دُنیا شش و پنج میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ کس گروہ کی پیروی کرے۔

ان دونوں گروہوں میں مابہ الامتیاز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم انبیاءؑ کی تاریخ اور ان کے حالات بیان کرتے ہوئے اس سوال کا جواب دیتا ہے اور اس کا حتمی فیصلہ انسانی عقل پر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ کونسا گروہ مُصلحین کا ہے اور کون سا مفسدین کا۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی ان دو مختلف دعاوی کرنے والوں کا مقابلہ ہُوا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دُشمنوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو بزورِ شمشیر اپنے دین میں واپس لانے اور ہر قسم کے حقِ ملکیت سے محروم کرنے اور آپؐ کی عبادت گاہوں کے مٹا دینے کی مذموم کوششیں کیں۔ اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ اور آپؐ کے غلاموں کی ایسی تربیت فرمائی کہ انہوں نے عمر بھر نیک باتوں کا حکم دیا اور لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کا اعلان ان کے ذریعہ ہُوا۔

حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کا بھی جب دُشمن سے مقابلہ ہوگا تو دُشمن کے ہتھیاروں کے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جو ہتھیار دیئے ہیں وہ دُعاؤں کے ہتھیار ہیں جن کے مقابل پر سارے ہتھیار ناکام ہو جایا کرتے ہیں۔ حضور نے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر گھڑی کے جواب میں تسبیح و تحمید کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آنحضرت کی آل کہلانے کا کون حقیقی مستحق اور حقدار ہے۔ اس کے بعد حضور نے آج کل کے حالات میں ساتھ دُعائیں خصوصی طور پر پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

محراب پور کے ایک مخلص احمدی کو شہید کر دیا گیا!

شقی القلب حملہ آور نے بھرے بازار میں چھُری کا وار کیا

محراب پور ضلع نواب شاہ کی جماعتِ احمدیہ کے صدر اور نہایت مخلص احمدی محترم چوہدری عبدالحمید صاحب ابن مکرم چوہدری سلطان علی صاحب کو ایک شقی القلب شخص نے چھُری کا وار کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

شہید مرحوم کی عمر ۴۴ سال تھی۔ شہید مرحوم مورخہ ۱۰ اپریل کو قریباً پونے گیارہ بجے ایک غیر از جماعت عالم مولوی شاہ محمد صاحب کی عیادت کے بعد بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک شخص سجل سومرو نامی نے اُن پر تیز چھُری سے حملہ کر دیا جس سے شہید مرحوم شدید زخمی ہوئے اور حملے کے دو گھنٹے کے بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم کی نمازِ جنازہ محراب پور میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد مورخہ ۱۱، ۱۲ اپریل کی درمیانی رات ۳ بجے شہید مرحوم کا جسدِ خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۱۲ اپریل کی صبح نمازِ فجر کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نمازِ جنازہ کے بعد اہلِ ربوہ نے قطاروں میں بڑی تنظیم کے ساتھ شہید مرحوم کا آخری دیدار کیا۔ مرحوم موصی تھے لیکن ابھی تک اُن کی تدفین قبرستان عام میں امانتاً عمل میں آئی ہے۔ تدفین کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دُعا کرائی۔ (باقی ص ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

جماعتِ احمدیہ کے خلاف
حکومتِ پاکستان کا نہایت ظالمانہ فیصلہ

بدر کی گزشتہ چند اشاعتوں کے ذریعہ قارئین کرام تک ہم یہ تکلیف دہ اطلاع پہنچا چکے ہیں کہ اسلامی مملکتِ پاکستان میں اب پھر جماعتِ احمدیہ کے خلاف ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء جیسے حالات پیدا کر کے اُن کے اموال و نفوس کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اور علماء کا "مقدس" طبقہ جماعت کے بارہ میں مختلف ناقابلِ عمل مطالبات کر رہا ہے۔ چنانچہ حکومتِ پاکستان نے علماء کی دھمکیوں سے مرعوب ہو کر نہایت اَنانیت اور کبر کا ثبوت دیتے ہوئے مورخہ ۲۶؍۴؍۸۴ کو اپنے ریڈیو کے ذریعہ اِس ظالمانہ فیصلہ کا اعلان کیا کہ :۔

"صدر (جنرل محمد ضیاء الحق سربراہ مملکتِ پاکستان۔ ناقل) نے آج ایک آرڈی نینس جاری کیا ہے جو فوری طور پر نافذ ہوگیا ہے۔ آرڈی نینس کے تحت تعزیرات میں 298 B اور 298 C کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دفعہ 298 B کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہو خواہ وہ قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو زبانی یا تحریری۔ یا کسی فعل سے کسی ایسے شخص کو امیر المومنین۔ خلیفۃ المومنین۔ خلیفۃ المسلمین۔ صحابی یا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتا ہو جو نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خلیفہ یا اصحاب میں سے نہ ہو۔ یا وہ کسی ایسی خاتون کو اُم المومنین کہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے نہ ہو یا کسی ایسے شخص کو اہلِ بیت کہتا ہو جو نبی آخر الزمان کے اہلِ بیت میں سے نہ ہو یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتا ہو تو وہ قابلِ سزا ہوگا۔ یہ سزا تین سال قید ہو سکتی ہے اور جُرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہلائے خواہ وہ قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو اور زبانی یا تحریری طور پر نماز سے پہلے اُس قسم کی اذان دے جیسا کہ مُسلمان دیتے ہیں تو وہ قابلِ سزا ہوگا۔ جو تین سال تک قید یا جُرمانہ یا دونوں بھی ہو سکتے ہیں۔

دفعہ 298 C کے مطابق کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی۔ قادیانی یا لاہوری گروپ سے کہتا ہو بلاواسطہ یا بالواسطہ اپنے آپ کو مُسلمان ظاہر کرے یا اپنے عقیدے کو اسلام کہے یا ایسے عقیدے کی تبلیغ کرے یا دُوسروں کو اس کی زبانی یا تحریری دعوت دے یا کسی بھی صُورت میں مُسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے تو وہ سزا کا مُستوجب ہوگا یہ سزا تین سال تک ہوگی۔ یہ جرائم قابلِ دست اندازئ پولیس ہوں گے اور ناقابلِ ضمانت ہوں گے۔

اِس آرڈی نینس کے ذریعہ ویسٹ پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈی نینس کی دفعہ 24 میں بھی ترمیم کر دی گئی ہے۔ جس کے تحت حکومت ایسے مواد پر پابندی لگا سکتی ہے، مُواخذہ کر سکتی ہے اور ضبط کر سکتی ہے جو 298 B اور 298 C کے دائرہ کار میں آتا ہو۔"

صدرِ پاکستان نے اسلامی تعلیم کے خلاف اور عقل سے عاری فیصلہ کر کے اپنی طرف سے "سو سالہ مسئلہ" حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس زمانہ کے علماء جن کے بارہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ۔ "وہ آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہوں گے۔" کو خوش کر کے اپنی کرسی کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس سے قبل بھی آج سے قریب دس سال پہلے اُس وقت کے اربابِ حکومت نے جماعتِ احمدیہ کو غیر مُسلم اقلیت قرار دے کر اپنی حکومت بچانی چاہی تھی۔ لیکن خدائے غیور نے اپنی جلالت شان کا ثبوت دیتے ہوئے فیصلہ میں ملوّث افراد کو مسیحِ دوراں و امام مہدی علیہ السلام سے کئے گئے وعدہ 'اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ' یعنی مَیں اُس شخص کو ذلیل کروں گا جو تجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا، کے مطابق ذلیل و خوار کر کے تباہ و برباد کر دیا۔ اور اس کے مقابل پر جماعتِ احمدیہ کو دِن دُوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائی۔ آج بھی ایک صدرِ مملکت نے جماعتِ احمدیہ کے کندھے پر بندوق رکھ کے اپنی کُرسی مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے لئے وقتی ابتلاء و آزمائش کا دَور پیدا کیا ہے۔ ہم اپنے پیارے امام عالی مقام ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ گرامی کے مطابق مظلوم ہوتے ہوئے ظالم افراد کے خلاف بد دُعا نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہمیں مظلوم ہونے کی حالت میں قبولیت کے مقام پر کھڑا کیا گیا ہے۔ اور مظلوم کی دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ بلکہ اُن کے لئے یہی دُعا کریں گے کہ ۔۔۔ "اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ لاعلمی میں ایسے کام کر رہے ہیں۔" لیکن ساتھ ہی ایسے افراد کو خوفِ خُدا کی دعوت بھی دیں گے۔ ایسا نہ ہو خدا تعالیٰ کی غیرت بہت جلد جوش میں آ جائے اور اپنی کُرسیاں بچانے والے رہتی دُنیا تک کے لئے صداقتِ احمدیت کا ایک نشان بن جائیں۔ کیونکہ الٰہی جماعت، جماعتِ احمدیہ کے خلاف اُٹھنے والی ہر آواز دبا دی گئی ہے، ہر ہاتھ کاٹ دیا گیا ہے، ہر فیصلہ ردّی کی ٹوکری میں پڑا ہُوا کاغذ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ اور دُشمن نے ہر مقام پر مُنہ کی کھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن فیصلہ میں ملوّث افراد کو عقل و سمجھ عطا کرے۔

افرادِ جماعت اِن ایّام میں خصوصًا آستانہ الٰہی پر سربسجود رہیں اور بارگاہِ ربّ العزّت سے اپنے امام عالی مقام کی غیر معمولی تائید و نُصرت اور جماعت کی حفاظت اور ترقی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس دُشمن کے مقابلہ کے لئے نہایت کاری صرف دُعاؤں کے ہتھیار رہیں اور ظاہر ہے کہ ان ہتھیاروں کے مقابل دُنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہرتی۔ ظُلم و جَور کی اِن داستانوں سے ہم واقف ہیں۔ اور مصائب، و تکالیف برداشت کر کے صرف اپنے ربّ کریم کے حضور فریاد کرنا ہمارا مسلک ہے۔ ہم اِس یقین سے پُر ہیں کہ اِس لڑائی میں فتح بالآخر ہماری ہوگی۔ پس ضرورت ہے تو اِس امر کی کہ ع۔

تم دُعائیں کرو، تم دُعائیں کرو

(جاوید اقبال اختر قائم مقام ایڈیٹر بدر)

تم دُعائیں کرو تم دُعائیں کرو

دوستو حق ہر اِک سمت چھانے کو ہے
اُس کی نُصرت بہت جلد آنے کو ہے
میرا مولیٰ کرشمہ دِکھانے کو ہے
یہ دُعاؤں کے ایّام ہیں دوستو
تم دُعائیں کرو تم دُعائیں کرو

اپنے کانوں سے ہم نے سُنی ہے خبر
شب گزرنے کو ہے، لو وہ آئی سحر
صبر کرنے سے ملتا ہے شیریں ثمر
یہ دُعاؤں کے ایّام ہیں دوستو
تم دُعائیں کرو تم دُعائیں کرو

اُٹھ کے راتوں کو گریہ و زاری کرو
اپنی آنکھوں کے چشموں کو جاری کرو
اپنے محبُوب پر جان واری کرو
یہ دُعاؤں کے ایّام ہیں دوستو
تم دُعائیں کرو تم دُعائیں کرو

جس کے دَم سے ہے وابستہ اِحیاءِ دِیں
جس کی قسمت میں لکھّی ہے فتحِ مُبیں
کاش پہچان لیں اُس کو اہلِ زمیں
یہ دُعاؤں کے ایّام ہیں دوستو
تم دُعائیں کرو تم دُعائیں کرو

گرچہ شبّیر ہیں ظُلمتیں چار سُو
ہے امام اپنا پُر نُور اور خندہ رُو
اُس کے نغمات کی گونج ہے کُو بکُو
یہ دُعاؤں کے ایّام ہیں دوستو
تم دُعائیں کرو تم دُعائیں کرو

(چوہدری شبّیر احمد۔ ربوہ)

خطبہ جمعہ

سورۂ ہمزہ میں ایٹمی جنگ اور اس کی تباہی کی تفاصیل کے بارے میں بالکل نئی اور اچھوتی تفسیر

عفو اور ستّاری کو بھلانے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی معاشرتی برائیاں اللہ کے غضب کو دعوت دیتی ہیں

سورۃ الھمزہ میں بین الاقوامی سطح پر پھیلی ہوئی برائیوں کے نتیجہ میں ایٹمی جنگ کی خبر دی گئی ہے

اللہ نے ہمیں قبولیت کے مقام پر کھڑا کیا ہے، دنیا کو صرف جماعت احمدیہ کی دعائیں ہی بچا سکتی ہیں

جماعتِ احمدیہ بیت المقدس میں واقع شعائر اسلام کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے میں سب سے آگے آگے ہو گی!!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۳ر تبلیغ ۱۳۶۳ ہش مطابق ۳ر فروری ۱۹۸۴ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل سورۃ کی تلاوت فرمائی:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا
وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗٓ أَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا
لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝
نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْـِٕدَةِ ۝
إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝
(سورہ ہمزہ ۱۰۴)

اور پھر فرمایا:۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے اس امر کی وضاحت کی تھی کہ صفاتِ باری مثلاً عفو اور ستّاری سے جب دِل عاری ہو جاتے ہیں اور انسان ان صفات کو بھلا کر ان سے رُوگردانی کرتے ہیں تو اُن کی جگہ بہت سی بدصفات آکر دلوں میں بیٹھ جاتی ہیں۔ اور پھر انسانی اعمال میں داخل ہو کر تمام سوسائیٹی میں ایک ہیبت پھیلا دیتی ہیں۔ بدصفات بھی آگے بچے دیتی ہیں۔ ایک صفت سے پھر ایک اور بدصفت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور

ساری سوسائیٹی مکروہات سے بھر جاتی ہے

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں یہ بھی بتایا تھا کہ جب یہ بیماریاں فرد سے خاندانوں اور خاندانوں سے معاشروں میں تبدیل ہوتی ہیں اور پھر قومی بیماریاں بن جاتی ہیں اور بڑھ کر بین الاقوامی صورت اختیار کر لیتی ہیں تو قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق جب ایسا وقت آئے گا تو اُس وقت انسان کو ایٹمی بم سے ہلاک کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایٹم کی آگ مقدر کر رکھی ہے۔

جس مختصر سی سورۃ میں اِس بات کا ذکر کیا گیا ہے آج میں نے اس کی تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ کہ ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لئے یا ہر اس قوم کے لئے جو ھُمَزَہ بھی ہے اور لُمَزَہ بھی ہے۔ ھُمَزَہ اور لُمَزَہ کے جو دو الفاظ یہاں منتخب کئے گئے ہیں، یہ

بڑے ہی وسیع معانی

اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان میں سے اکثر معانی میں دونوں لفظوں کا اشتراک ہے۔ یہ تکرار شدّت کی خاطر بھی پیدا کی گئی ہے اور کچھ باریک فرق جو دونوں لفظوں میں ہیں اُن کو بھی ان معانی میں داخل کرنے کے لئے دونوں کو بیک وقت استعمال فرمایا۔

ان دونوں لفظوں میں سب سے پہلے غیبت کا معنی پایا جاتا ہے۔ ھُمَزَہ بھی غیبت کرنے والے کو کہتے ہیں اور لُمَزَہ بھی غیبت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ نیز ان دونوں میں عیب چینی کا مادہ پایا جاتا ہے۔ ھُمَزَہ بھی عیب چین کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جو لوگوں میں بکثرت عیب نکالے اور پھر ان عیبوں کی تشہیر کرے اس کو ھُمَزَہ کہتے ہیں اور لُمَزَہ بھی یہی معنے رکھتا ہے۔ ھُمَزَہ میں ایک اور معنی فحشاء کو پھیلانا بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی کسی سے متعلق بُری باتیں سُننا اور پھر اُن کی آگے خوب تشہیر کرنا اور لُمَزَہ میں بھی یہی معنے پائے جاتے ہیں۔ تاہم

ایک باریک فرق

یہ ہے کہ اہلِ لُغت میں سے بعض کے نزدیک ھُمَزَہ زیادہ تر پیچھے بُرائی کرنے والے کے متعلق استعمال ہوتا ہے اور لُمَزَہ مُنہ کے سامنے بُرائی بیان کرنے والے کے لئے۔ لیکن اہلِ لغت میں سے بعض اس میں بھی دونوں کو مشترک قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ان معنوں کو اُلٹا کر معاملہ کو مشکوک بنا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں لُمَزَہ پیٹھ پیچھے بُرائی

"ہر ایک گالی کا تم سے جواب دو تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جاوے"
(نسیمِ دعوت)
پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۳ راجندرا سرانی۔ کلکتہ-۷۰۰۰۷۳
فون:۔ 27-0441
گرام:۔ "GLOBEXPORT"

کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور ھُمَزَہ سامنے بُرائی بیان کرنے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بہرحال اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں معانی ان دونوں لفظوں میں موجود ہیں۔ اُن میں جو باریک فرق ہے وہ یہ ہے کہ لُمَزَہ میں ایک زائد معنے اشارے اور مخفی پروپیگنڈہ کے ہیں یعنی آنکھ کے اشارہ سے کسی دوسرے کی تضحیک کرنا۔ یا اُس کی کسی بُرائی کی طرف اشارہ کرنا یا تذلیل کرنا وغیرہ ھُمَزَہ میں خاص طور پر یہ معنی پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ مخفی پروپیگنڈہ بھی لُمَزَہ میں آتا ہے یعنی کھلم کھلا عیب چینی کے علاوہ اگر مخفی پروپیگنڈہ کیا جائے تو وہ بھی لُمَزَہ کے تابع ہے۔ پھر ھُمَزَہ میں ایک معنی بشدّت توڑنے کا پایا جاتا ہے۔ یعنی کسی چیز کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ کسی کو دھکا دے کر زمین پر پھینک دینا۔ مضبوط تعلقات کے لئے بھی ان معنوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی توڑ دے اور قوموں کو متفرق کر دے یا گروہوں کو متفرق کر دے۔ تو اس کے لئے بھی لفظ ھُمَزَہ معنوی طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔ ذلیل اور رُسوا کر دینا، بے طاقت کر دینا، بے حیثیت کر دینا، ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، مخالفت کرنا، مخفی پروپیگنڈہ کرنا، ظاہری پروپیگنڈہ کرنا، فحشاء یعنی بُری باتوں کو پھیلانا، سچے اور جھوٹے دونوں قسم کے الزام اور دونوں قسم کی فحشاء ھُمَزَہ اور لُمَزَہ میں داخل ہیں۔

یہ وہ بُرائیاں ہیں کہ جب اکٹھی ہو جاتی ہیں تو اُس وقت

ایک بہت ہی خوفناک عذاب

کے لئے انسان کو تیاری کرنی چاہیئے۔ یہ وہ بُرائیاں ہیں کہ جب یہ قومی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں تو قرآن کریم یہ خبر دیتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایک بہت ہی دردناک عذاب مقدر ہے۔ اور اس عذاب کا نقشہ اگلی آیات میں کھینچا گیا ہے۔

لیکن قبل اس کے کہ میں اُس کا ذکر کروں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان صفات کے ساتھ مال کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ ہر ایسا شخص یا ہر ایسی قوم یا جماعت جن کے اندر یہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں، وہ مال کی بھی بہت حرص رکھنے والے افراد یا قومیں ہوتی ہیں۔ (ھُمَزَہ اور لُمَزَہ مؤنث اور مذکر دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ دونوں لفظ فردِ واحد کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور جماعت کے لئے بھی) اُن کو یہ وہم ہے کہ اموال اُن کو ہمیشہ کی زندگی عطا کر دیں گے۔ اور اسی ضمن میں ایک اور جگہ اولاد کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس کو میں بعد میں بیان کروں گا۔ بہرحال اموال سے تو اس کا کوئی گہرا تعلق موجود ہے اور اس کے نتیجہ میں ایسے انسانوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو جائے گی کہ دُنیا میں اپنے اموال کے زور سے وہ ایک لمبا عرصہ باقی رہیں گے۔ ان معنوں میں فرد سے زیادہ قوم کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مال کسی فرد کو ہمیشہ کی زندگی عطا نہیں کر سکتا۔ مال کے نتیجہ میں انسان اچھی دوائیں خرید بھی لے، کسی اچھے حکیم سے علاج بھی کروا لے اور تنعّم کی زندگی اختیار کر لے۔ ہر قسم کے خطرات اور بیماریوں سے بچ بھی جائے، تب بھی اس کے لئے اخلد کا لفظ استعمال ہونا بعید ہے۔ ہاں قومی طور پر جو دولت مند قومیں ہیں وہ بسا اوقات یہ خیال کرنے لگ جاتی ہیں کہ ہم اپنے اموال کے ذریعہ اتنی طاقتور ہو گئی ہیں کہ اب ہمیں کوئی غریب قوم مٹا نہیں سکتی۔ اور ہمارے اموال ہماری ہمیشگی کی ضمانت بن گئے ہیں۔ اس لئے یہاں ذہن زیادہ تر اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ یہاں فرد کی بجائے قوموں کا ذکر ہے۔ اور اگر افراد بھی مراد ہوں تو کُلّی کے لفظ نے افراد کے مجموعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کسی شخصِ واحد کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ اور افراد کے مجموعہ ہی کو قوم کہا جاتا ہے۔

غرض یہ آیات بڑی واضح ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ آئندہ

ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے

جب کہ قوموں کے اندر غیبت کی بدیاں پیدا ہو جائیں گی۔ بے حیائی اور فحشاء کو پھیلانے کا مادہ پیدا ہو جائے گا، پھر وہ ظلم کی راہ اختیار کریں گے اور پروپیگنڈہ کے ذریعہ بھی ایک دوسرے کو توڑیں گے۔ اور منہدم کریں گے۔ اور کھلم کھلا پروپیگنڈہ بھی کریں گے اور مخفی پروپیگنڈہ بھی کریں گے۔ اور بکثرت عیب چینی کریں گے۔ اور اس کے نتیجہ میں ان ذرائع کو اختیار کرتے ہوئے وہ افرادی طاقتوں کو بھی کچل دیں گے اور بڑی بڑی قومی طاقتوں کو کچلنے کی بھی کوشش کریں گے اور اپنے اموال کے بل بوتے پر یہ سمجھنے لگ جائیں گے کہ گویا اب ہم ہمیشہ کی زندگی پا گئے ہیں۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب ہم آج دُنیا کے نقشہ کو سامنے رکھتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مشرقی اور مغربی دونوں قوموں میں یہ صفات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ دراصل ان آیات میں COLD WAR یعنی سرد جنگ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کچھ قومیں ایسی ہوں گی جو ہر قسم کے پروپیگنڈہ کے ذریعہ اور اس بات سے بے باک ہو کر کہ وہ بات سچی ہے یا جھوٹی ہے، دُنیا میں ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پھیلائیں گی۔ اور ظاہری اور مخفی پروپیگنڈہ کے ذریعہ تعلقات کو توڑیں گی۔ اور بعض طاقتوں کو منہدم کریں گی۔

اس کے ایک اور معنے یہ بنیں گے یعنی مغربی قوموں کے کردار کے پیشِ نظر اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ غریب قوموں یا نسبتاً چھوٹی قوموں کو (مالدار کے مقابل پر پھر غریب آتا ہے) مزید توڑنے کی کوشش کریں گی۔ اور بجائے اس کے کہ ان کو تقویت دیں یا ان کے اموال کو بڑھانے کی کوشش کریں یا ان کی غربت کو دُور کرنے کی کوشش کریں وہ دھکا دے کر اُن کو زمین پر پھینک دیں گی۔ اور ان کو ذَا مَتْرَبَہ بنا دیں گی۔ چنانچہ قرآن کریم نے ایک اور صورت میں اس مضمون پر مزید روشنی ڈالی ہے اور ایسی قوموں کے لئے ذَا مَتْرَبَہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی خاک میں پڑے ہوئے لوگ۔ خاک آلودہ اور مسکین قومیں جن کا کوئی زور نہیں چلتا۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کے اموال بڑھنے کی بجائے دن بدن کم ہو جائیں گے۔ اور وہ زیادہ بے حیثیت بنتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اس وقت مغربی قومیں غریب قوموں سے بعینہٖ یہی سلوک کر رہی ہیں۔ ان کو دھکا دے کر خاک میں ملا رہی ہیں اور وہ دن بدن ٹوٹتی چلی جاتی ہیں۔ اور اس بات سے

دُنیا میں بڑی سخت بے چینی

پھیلی ہوئی ہے۔ امیر اور غریب قوموں کے درمیان دن بدن فاصلے بڑھتے چلے جا رہے ہیں — بظاہر جتنا زیادہ روپیہ دے کر یہ ہماری انڈسٹری قائم کرواتے ہیں۔ ہماری اقتصادیات کو بظاہر تقویت پہنچاتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجہ میں ہمارے اندر جو BUYING POWER یعنی قوتِ خرید پیدا ہوتی ہے وہ ساری کی ساری اُن کی منڈیوں میں استعمال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ پسماندہ قومیں دن بدن قرضوں اور مزید قرضوں میں مبتلا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور ان کی شکل حقیقتاً خاک آلودہ اور مسکینوں والی بنتی چلی جا رہی ہے۔

اگر ہم بائیں بازو کے بلاک یعنی اشتراکی دُنیا پر نظر ڈالیں تو اُن کا بھی یہی حال نظر آتا ہے۔ ان کے زیر اثر ایسی قومیں ہیں جن کو وہ اُٹھنے نہیں دیتے۔ جب بھی یہ قومیں سر اُٹھانے کی کوشش کرتی ہیں تو ان پر کئی قسم کی مار پڑتی ہے۔ اور پھر اُن کو دھکا دے کر زمین پر گرا دیتی ہیں۔ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ اُن کی اقتصادی حالت سنبھل کیوں نہیں رہی۔ چنانچہ پولینڈ کی مثال آج کل بڑی واضح ہے۔ روسی اشتراکیت کے زیر اثر یہ مُلک دن بدن غریب بنتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی قوتِ خرید میں دن بدن کمی آتی چلی جاتی ہے۔ وہ جو بھی کماتے ہیں یا جو بھی بناتے ہیں یا جو بھی محنت خرچ کرتے ہیں اس کا اگر کوئی فائدہ ہے تو وہ بائیں بازو کی بڑی طاقتوں کو ملتا ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے چھوٹے چھوٹے یورپین ممالک ہیں جو روسی اثر کے نیچے ہیں اُن کے ساتھ بھی قومی لحاظ سے ذَا مَتْرَبَہ والا سلوک ہو رہا ہے۔

پھر انفرادی طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا بائیں بازو کے لحاظ سے یہ معنے رکھتا ہے کہ فرد کی طاقت کو اجتماعی شکل میں آنے سے اس طرح روکنا کہ من حیث المجموع جو طاقت غالب آ چکی ہے اس کے مقابل پر وہ طاقت حاصل نہ کر سکیں۔ چنانچہ

اشتراکی دُنیا میں ایک عجیب تضاد

پایا جاتا ہے۔ ایک طرف سارے افراد کی مجموعی قوت غالب آ چکی ہے۔ دوسری طرف فرد بحیثیت فرد بالکل بے حیثیت اور بے طاقت بن کر رہ گیا ہے۔ اور اس کے لئے اس بات کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہا کہ وہ باہم مل کر گروہ بندی کے ذریعہ کچھ طاقت حاصل کر سکے اپنے حقوق کی حفاظت کر سکے یا اس کے حقوق کے مطالبہ کر سکے۔ چنانچہ UNIONS (یونینز) بھی ساری ٹوٹ گئیں۔ سارے اجتماعی نظام جو افراد کو ملا کر ایک بڑی طاقت میں تبدیل کرتے ہیں اور پھر وہ اپنے سے بڑی طاقتوں سے اپنے حق میں مطالبہ کرتے ہیں۔ اور اپنے حقوق منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اشتراکی دُنیا میں ان کا کلیۃً فقدان ہے۔ وہاں فرد فرد پارہ پارہ ہو چکا ہے۔

انسان ذرے سے ذرے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ان کی مجموعی طاقت ان ذروں پر حکومت کر رہی ہے لیکن ان ذروں کے حقوق منوانے کے لئے کوئی راہ باقی نہیں رہی۔ اگر وہ کوئی مطالبہ کرنا چاہیں تب بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح مغربی طاقتیں بھی چھوٹی اور پسماندہ قوموں کو

ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا کھیل

کھیل رہی ہیں۔ چنانچہ سارے مشرق وسطیٰ پہ نظر ڈالی جائے اور اسی طرح پاکستان، ہندوستان، کشمیر پہ نظر ڈال کر دیکھا جائے، کشمیر اور فلسطین کے مسئلے پر غور کریں، جنوبی امریکہ کی ریاستوں پر نگاہ ڈالیں، تو صاف نظر آتا ہے کہ ہر جگہ یہی طریق اختیار کیا گیا ہے کہ انسان کو انسان سے لڑا کر اور قوموں کو قوموں سے لڑا کر دائیں بازو اور بائیں بازو کے نظریات کو آپس میں ٹکرا کر انسان کو پارہ پارہ کر دیا گیا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے۔

پس ھُمَزَہ میں صرف غیبت اور پروپیگنڈہ ہی نہیں بلکہ اس کے بعد کے کچھ اور بھی ایسے قومی وطیرے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور قومی طریق بتائے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان دوسرے انسان کو قومی دکھوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیبت کا جو فلسفہ بیان فرمایا ہے اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی روشنی ڈالی ہے اس میں دکھ دینا بنیادی بات بیان کی گئی ہے۔ اور فرمایا گیا کہ عیب چینی، غیبت اور بدظنی سے جو منع کیا جاتا ہے اس کی مرکزی روح یہی ہے کہ انسان، انسان کو دکھ نہ پہنچائے۔ جب انسان ان باتوں میں بے باک ہو جاتا ہے تو پھر دکھ پہنچانے کے جتنے ذرائع ہیں ان کو وہ بڑی بے باکی اور بے حیائی سے اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں معاشرتی طور پر کچھ اور برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے دوسری جگہ ان برائیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍۭ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝

(القلم آیت ۱۱ تا ۱۵)

کہ ہر وہ شخص جو بڑے بڑے دعاوی کرتا ہے یا قسمیں کھاتا ہے لیکن ہے بڑا سخت جھوٹا اور ذلیل انسان! اس کی باتوں کی پیروی نہ کیا کرو۔ هَمَّازٍ (وہی ہُمزہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا مادہ ایک ہی ہے) ایسی قومیں ہماز ہوتی ہیں وہ اپنے دل میں کسی کی خیر نہیں رکھتیں۔ ان کے پروپیگنڈہ میں سچائی کا کوئی عنصر شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے لوگ اس بات سے بے پرواہ ہوتے ہیں کہ جس چیز کا وہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں وہ سچی ہے یا جھوٹی ہے۔ انہوں نے ہر صورت میں تفرقے ڈالنے ہیں۔ قوموں کو ذلیل و رسوا کرنا ہے، انسان کو دھکے دینے ہیں اور گرانا ہے۔ مَشَّاءٍۭ بِنَمِيمٍ وہ چغل خوری کرتے ہیں۔ اور ایذا رسانی والی باتیں بڑی کثرت سے کرتے ہیں۔ یعنی پروپیگنڈہ کی ہوائیں چلاتے ہیں جس طرح بعض چغل خوروں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر گھر پھر کے باتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح قومیں بھی ملک بہ ملک اور وطن بہ وطن اور قوم بہ قوم پھر کے پروپیگنڈے کرتی ہیں۔

جن قوموں میں یہ صفات پیدا ہو جائیں بلکہ جن افراد میں بھی پیدا ہو جائیں ان کے اندر بعض اور برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمایا مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ۔ نہ ان کے اندر بھلائی رہتی ہے اور نہ وہ بھلائی کی تعلیم دیتے ہیں بلکہ لوگوں کو بھلائیوں سے باز رکھتے ہیں۔ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ایسے لوگ بہت گناہگار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ معاشرتی لحاظ سے جہاں بھی یہ فحشاء ہوں مثلاً چغلیاں ہوں۔ بدظنیاں ہوں۔ ایک دوسرے کے خلاف کھلم کھلا زبانیں چلائی جائیں۔ ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے بھی برائیاں بیان کی جائیں اور سامنے بھی برائیاں کی جائیں اور فرضی باتیں بنا بنا کر بھی لوگوں کے عیب لوگوں پر ظاہر کئے جائیں اور کچھ اگر واقعاتی باتیں ہیں تو لوگوں کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ان کو بھی بے دھڑک ہو کر بیان کر کے بدنامی کی جائے۔ ایسی سوسائٹیوں میں لازماً فحشاء پھیل جاتی ہیں اور دن بدن وہ زیادہ بدکردار بنتی چلی جاتی ہیں۔ ان میں گناہ رکنے کی بجائے پھیلنے لگ جاتے ہیں جس طرح بعض نزلاتی بیماریاں جو CONTAGIOUS DISEASES یا INFECTIOUS DISEASES (چھوت چھات کی بیماریاں) کہلاتی ہیں ان میں جتنا زیادہ آپس میں واسطہ ہوتا ہے وہ

اور زیادہ پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ پس ایسے لوگ

جرائم نے کر چلنے والے لوگ

ہیں۔ ایک جگہ سے ایک بدی کے جراثیم پکڑتے ہیں، یہ بدی فرضی بھی خواہ حقیقی بھی، ان میں اپنی طرف سے مزید طاقت بھر کر لوگوں میں پھیلاتے ہیں تو آہستہ آہستہ حیاء ٹوٹتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس کے مقابل پر جو مثبت صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپس کے تعلقات کے بارہ میں بیان فرمائی ہیں ان میں خدا کو حیادار اور عَفُوّ قرار دیا۔ یعنی جس طرح عفو، حیاء اور ستاری کا آپس میں جوڑ ہے اسی طرح ان تینوں کے ہٹنے سے بے حیائی پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں بہت سی بدکرداریاں جنم لیتی ہیں۔ فرمایا عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ یہ لوگ بہت بڑے گناہگار بن جاتے ہیں اور بے باک کلام کرتے ہیں۔ ان کی زبانوں میں کوئی لگام نہیں ہوتی پھر اس کے نتیجہ میں زنیم پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ زنیم معنوی لحاظ سے اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو کسی اور شخص کا لیکن اپنے آپ کو منسوب کسی اور کی طرف کرے۔ یعنی خدا کا بندہ جب شیطان کا بندہ بن جاتا ہے تو اس کے لئے بھی لفظ زنیم استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ ظاہری معنوں میں ولد الحرام کو زنیم کہا جاتا ہے۔ یعنی اس کا باپ حقیقتاً تو کوئی اور ہونا چاہیئے۔ لیکن بظاہر کوئی اور باپ ہے۔

پس ان سوسائٹیوں میں جہاں یہ برائیاں پائی جاتی ہیں، ولد الحرام ظاہری معنوں میں بھی اور باطنی معنوں میں بھی بکثرت پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ دیکھیں کہ مغربی دنیا میں قرآن کریم کے اس نقشہ کے مطابق اس کثرت سے ولد الحرام پیدا ہو رہے ہیں کہ گزشتہ سال اسی قسم کی ایک رپورٹ میری نظروں سے گزری جس کے مطابق امریکہ میں ہر سال ۳۰ فیصد بچے ولد الحرام پیدا ہو رہے ہیں۔ یعنی امریکہ میں جتنے بچے ہر سال پیدا ہوتے ہیں ان میں تیس فیصد ولد الحرام ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اشتراکی دنیا میں چونکہ شادی بیاہ کے کوئی معنے ہی نہیں، اخلاقی قیود ہی کوئی نہیں اس لئے انہوں نے اس سلسلہ میں فیصد کا حساب لگانا ہی چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ کوئی بعید نہیں کہ وہاں پچاس فیصد، ساٹھ فیصد یا اس سے بھی زیادہ بچے ولد الحرام پیدا ہو رہے ہوں۔

پس دیکھیں قرآن کریم ان بدیوں پر کیسی عظیم الشان نظر رکھتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حیرت انگیز فصاحت و بلاغت کے ساتھ ان معاشرتی بیماریوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ایک بیماری سے دوسری بیماری پیدا ہوتی ہے۔ دوسری سے تیسری اور تیسری سے چوتھی۔ اور اس طرح ساری سوسائٹی بدیوں سے بھر جاتی ہے۔

پھر یہاں یہ بھی فرمایا أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ کہ وہ مالدار اور صاحب طاقت ہے۔ بنین سے مراد ہے جس کی نفری زیادہ ہو۔ جس کی قوت زیادہ ہو۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اس کے اندر تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ تب إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (القلم) جب ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے اور خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تو یہ متکبر لوگ جو سر سے پاؤں تک گند میں مبتلا ہوتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو پرانے زمانوں کی کہانیاں ہیں۔ چنانچہ انفرادی طور پر بھی مالدار لوگ یا وہ سوسائٹیاں جو متمول ہو جاتی ہیں ان میں یہ بدیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور قومی لحاظ سے بھی مشرق اور مغرب دونوں میں یہ بدیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ جو بالآخر دہریت پر منتج ہونے لگتی ہیں۔ یعنی ان

بدیوں کا نقطۂ عروج دہریت ہے

پھر جب ان کے سامنے اہل مذہب باتیں کرتے ہیں تو یہ اپنی طاقت کے نشہ میں اور ان بدیوں میں مبتلا ہو کر یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کوئی خدا ہے۔ اور واقعۃً کوئی پکڑ دھکڑ ہوگی۔ سزا و جزا کا کوئی نظام ہے۔ ہماری جواب طلبی ہوگی۔ ہم کسی کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ ہم مالک بنے ہیں۔ وہ یہ ساری باتیں جھوٹی جانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ۔ یہ پرانی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ (القلم) ہم ان کی تھوتھنی پر مہر لگائیں گے۔ یعنی تھوتھنی کو داغ دیں گے۔ یہ عجیب بات ہے کہ حزقیل نبی ...

پیشگوئی ہے اس میں بھی جوج روس کو مخاطب کرکے تھوتھنی پر مارنے کا ذکر ہے کہ ہم تیری تھوتھنی کو داغ دیں گے۔ اصل مراد یہ ہے کہ ان بدیوں میں ملوث ہو کر انسان جب انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو پھر وہ انسان نہیں رہتا بلکہ بحیثیت جانور مخاطب کئے جانے کے لائق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنا رحیم و کریم ہے کہ اگر انسان میں انسانیت باقی رہے تو اس کو ہلاک نہیں کرتا۔ اس کو معاف کرتا چلا جاتا ہے۔ اس سے عفو کا سلوک کرتا چلا جاتا ہے۔ اس سے حیا کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جتنا جتنا انسان ان صفات سے دور ہٹتا چلا جاتا ہے اور کلیتہً بے حیا بن جاتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ انسانیت سے گر کر جانوروں کی شکلوں میں تبدیل ہونے لگ جاتا ہے یعنی پھر اس کے لئے انسان کا لفظ بولنا ہی انسان کی ذلت ہے۔ پس سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ میں خدا تعالیٰ نے اس بات کی طرف بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ ہم پکڑ میں دھیمے ہیں۔ ہم سزا تو بہت سخت دیں گے۔ لیکن اس وقت جب کہ عملاً انسان انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں رہے گا۔ جانوروں کی طرح اُن کی تھوتھنیاں بن جائیں گی۔ اور پھر ہم ان تھوتھنیوں پر ماریں گے اور داغ دیں گے۔ پھر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا نے تو اسے عظیم الشان انسان بنایا تھا اور اسے خود ہی ہلاک کر دیا۔ بائیبل تو یہ بات کہتی ہے لیکن قرآن ایسی بات نہیں کہتا۔ بلکہ فرماتا ہے کہ جب تم انسانیت کے مقام سے گر جاؤ گے، تب تم اس بات کے لائق نہیں ٹھہرو گے کہ تمہیں زندہ رکھا جائے۔ اس وقت تمہیں ہلاک کیا جائے گا۔

اب میں واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ جس طرح یہاں بھی مال کا ذکر کیا کہ یہ لوگ یا یہ بڑی بڑی طاقتیں جن میں یہ بدیاں پھیل چکی ہوں گی، یہ سمجھیں گی کہ ہم ہمیشہ رہیں گے۔ فرماتا ہے ہرگز نہیں كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ یہ لوگ سارے کے سارے لازماً حطمہ میں ڈالے جائیں گے۔ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ اور تجھے کیسے سمجھایا جائے کہ

وہ حُطَمَہ کیا ہے

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ یہ وہ آگ ہے جو اس بات کا انتظار نہیں کرے گی کہ پہلے جسم جلیں تو پھر جان جائے بلکہ وہ براہِ راست دلوں پر جھپٹے گی۔ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ وہ ان کے لئے بند کی گئی ہے۔ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ایسے عمود میں جو کھنچ کر لمبے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح کوئی ELASTIC کی قسم کی چیز ہو یا SPINDLE کی شکل کی چیز ہو۔ جب اس پر اندر سے دباؤ بڑھتا ہے تو وہ پھیل کر لمبی ہو جاتی ہے اور مخروطی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ نقشہ کھینچا گیا ہے کہ یہ آگ حطمہ میں بند کی گئی ہے۔ اور اس وقت ان پر پھٹے گی جب یہ اندرونی دباؤ کے نتیجہ میں کھنچ کر لمبی ہو جائے گی۔ اب سوال یہ ہے حُطَمَہ کا لفظی معنی کیا ہے۔ حُطَمَہ کا لفظی معنی تو ذرہ ہے یعنی ایسی چیز جسے توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہو اُسے عربی میں حُطَمَہ کہتے ہیں۔ اب ظاہر بات ہے کہ کوئی انسان یہ سوچ بھی نہیں سکتا، خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا انسان یہ تصور ہی نہیں کر سکتا کہ چھوٹے چھوٹے ذرّوں کے اندر آگ بند کی گئی ہو۔ اور ان کو کھینچ کر لمبا کیا جا رہا ہو۔ پھر وہ بیضوی شکل یا ستونوں کی شکل اختیار کر جائیں۔ اور پھر وہ پھٹیں اور پھر وہ آگ ان کے لئے کھول دی جائے۔ اس کے جو لفظی معنے ہیں اس کے ساتھ بظاہر اس معنی کا بڑا شدید ٹکراؤ ہے۔ اسی لئے گزشتہ مفسرین کو اس کے معنی بیان کرنے میں ہمیشہ دقت محسوس ہوتی رہی ہے اور وہ کئی طرح سے اس کے معنی بیان کرکے اس مضمون سے نکلنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہاں پہنچ کر اُس زمانہ کا انسان پھنس جاتا ہے جس کے ذہن میں ایٹم بم کا کوئی تصور نہیں۔ اُسے کوئی خیال بھی نہیں کہ ایٹم بم کی قسم کی کوئی چیز ہو سکتی ہے۔ لیکن قرآن کریم تو ہر زمانہ کی کتاب ہے۔ اور یہی اس کی

سچائی کا ایک عظیم الشان ثبوت

ہے کہ ہر زمانہ کی باتیں کرتا ہے۔ اگر ہر زمانہ کی کتاب نہ ہوتی تو ہر زمانہ کی باتیں کیوں کرتی۔ اور اتنا کھول کھول کر کیوں بیان کرتی۔ پس حطمہ اس نہایت ہی باریک ذرہ کو کہتے ہیں جسے کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہو۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وہ حُطَمَہ میں ڈالے جائیں گے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک باریک ذرے میں کیسے ڈالے جائیں گے۔ کس طرح اس میں مبتلا کئے جا سکتے ہیں، تبھی فوراً فرمایا وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ، اے موجودہ انسانو! تمہارا علم بڑا محدود ہے۔ اب ہم تمہیں کس طرح سمجھائیں کہ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں۔ تم حُطَمَہ کا کوئی تصور نہیں رکھتے۔ جس حُطَمَہ میں یہ قومیں ڈالی جائیں گی اس کا تمہیں کوئی CONCEPT نہیں ہے۔ اس لئے ہم مزید کھول کر تمہیں بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں آگ بند ہوگی۔ یہ ایک ایسا ذرہ ہے جس سے آگ بھڑکے گی اور وہ اتنی خوفناک آگ ہے کہ محض جسم کو جلا کر روح پر حملہ نہیں کرے گی بلکہ براہِ راست دِلوں پر حملہ کرے گی۔ اور ان کو مفلوج کر کے رکھ دے گی اور یہ وہ آگ ہے جو عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ میں بند ہے۔

اب اس لحاظ سے اس مضمون کے پھر آگے دو پہلو بن جاتے ہیں اور اُن کا پہلی آیات سے جن کی میں نے تلاوت کی ہے بڑا دلچسپ اور گہرا تعلق ہے۔ ھُمَزَۃ کا معنی ٹکڑے ٹکڑے کر دینا یا توڑ کر کسی چیز کو ریزہ ریزہ کر دینے کے ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد خود مالدار ہوتے چلے جانا اور جس کو گرایا جا رہا ہے یا خاک پر پھینکا جا رہا ہے اس کو حقیر اور بے معنی سمجھ کر یہ خیال کر لینا کہ اب ساری دولتیں تو میرے ہاتھ میں آ چکی ہیں۔ اب یہ ذرات میرا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں جن کو میں نے پارہ پارہ کیا ہوا ہے۔ بالکل یہی سوچ مغربی دُنیا کی بھی ہے۔ اور مشرقی دُنیا کی بھی ہے۔ عظیم الشان اشتراکی طاقتیں بھی یہ سمجھتی ہیں کہ ساری قوم کے اموال تو ہمارے چند ہاتھوں میں آ چکے ہیں اور ہمارے کنٹرول میں آ گئے ہیں۔ جو کسی نہ کسی REGIME کے نام پر ان کے اُوپر حاکم بن بیٹھے ہیں۔ ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں رہا۔ یہ لوگ تو ذرات میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے جب اموال ہمارے پاس ہیں تو یہ لوگ ہمارے مقابلہ پر کیسے اُٹھ سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری REGIME ہماری طاقتیں ہمارے گروہ ہمیشہ کے لئے جاری رہیں گے۔ اور دن بدن انفرادی طاقت اجتماعی طاقت کے مقابل پر کم ہوتی چلی جائے گی۔ اور مغربی دُنیا کا بھی بالکل یہی نقشہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری دولتیں تو خود ہمارے ہاتھوں سمٹتی چلی آ رہی ہیں۔ جتنی زیادہ ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے ہم ان پسماندہ قوموں کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بھاگ رہے ہیں۔ اور اموال سمٹ کر ہمارے ہاتھوں میں آتے چلے جا رہے ہیں۔ پس یہ

بے معنی اور حقیر ذرّے

ہمارا مقابلہ کس طرح کر سکیں گے۔ اس لئے گویا ہمیں ہمیشہ کی زندگی مل گئی ہے۔ غرض معنوی لحاظ سے اس کا معنی یہ ہوگا کہ بعض دفعہ حقیر ذرّوں کے اندر بھی ایک آگ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے، ایک جلن اور ایک تکلیف ہوتی ہے جو بڑھنے لگتی ہے اور پھر اس درجہ تک پہنچ جاتی ہے کہ اندرونی دباؤ اس کو پھٹنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اور ایسا وقت آ جاتا ہے کہ انہیں حقیر ذرّوں سے وہ آگ پھوٹ پڑتی ہے جو ان مالکوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ یعنی غریب اور پسماندہ قوموں کے بارہ میں تم یہ نہ سمجھو کہ یہ خطرہ سے خالی ہیں۔ لازماً ان کے اندر اندرونی دباؤ بڑھے گا۔ جتنا زیادہ تم اُن کو توڑتے چلے جاؤ گے اتنا ہی زیادہ اندرونی نفرتیں آگ کی شکل اختیار کرنے لگ جائیں گی۔ چنانچہ اس آگ کے اکٹھا ہونے کے واضح شواہد مشرقی دُنیا میں بھی مل رہے ہیں اور مغربی دُنیا میں بھی مل رہے ہیں۔ اب اس وقت مشرق وسطیٰ میں جو کچھ ہو رہا ہے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ"

ترجمہ:- آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دے جو اُس کے لئے غیر مفید ہے۔

محتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

وہ یہی ہو رہا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ بیچارے کمزور ہیں نہتے ہیں اور بے بس ہیں لیکن اندرونی تکلیف اور بے بسی کی آگ نے ان کے اندر ایک ایسی قوت پیدا کر دی ہے کہ وہ پھٹنے لگے ہیں۔ ایسا مقام بھی آرہا ہے کہ کہتے ہیں ٹھیک ہے ہم ہلاک ہو جائیں گے لیکن تمہیں بھی ساتھ ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ لبنان میں جنبلاٹ نے جو اعلان کیا ہے وہ یہی ہے اس نے کہا تمہاری جو پالیسیاں ہیں اور سیاستیں ہیں ان کی وجہ سے لبنان پارہ پارہ ہو رہا ہے اور انصاف نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں اب یہ نوٹس دیتے ہیں کہ تمہاری بات نہیں چلے گی۔ اگر سارے لبنان کو ہلاک ہونا پڑے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ چنانچہ اس طرح وہ اس درجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ جس کو قرآن کریم عمد ممددہ کے الفاظ میں بیان کرتا ہے یعنی اندرونی پریشر یعنی دباؤ کے نتیجہ میں قومیں مایوس ہو جائیں یعنی اندرونی دباؤ کے نتیجہ میں وہ کچھ نہ کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہو جائیں تو اس وقت کا نقشہ عمد ممددہ میں کھینچا گیا ہے اور یہ جمع کی ہوئی آگ اور دیر تک دلوں میں پائی جانے والی حسرتیں، نفرت اور تکلیفیں جب اکٹھی ہو جاتی ہیں تو اس وقت یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ اور ظاہری طور پر بھی ذرہ حقیر میں آگ کا اکٹھا ہونا اور اس شکل میں پھٹ پڑنا بعینہٖ وہ نقشہ ہے جو آج کل کے بموں کا نقشہ ہے جو دنیا کو ہلاک کرنے کے لئے بنائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ سائنسی رسالوں میں چھپنے والی تصویریں دیکھیں تو پتہ لگتا ہے کہ انتہائی تیز رفتار کیمرے ایجاد کر لئے گئے ہیں جن کے متعلق تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اتنے تیز رفتار ہو سکتے ہیں یعنی روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کرتی ہے۔ اور یہ کیمرے پھیلنے والی شعاؤں کی ساتھ ساتھ تصویریں کھینچ رہے ہوتے ہیں یعنی اب تو اینچوں کی بجائے کہتے ہیں کہ جب ایٹم بم پھٹتا ہے تو کیمرے اس کی تصویر اتار لیتے ہیں تو کہتے ہیں ملی سیکنڈ اتنے اتنے ملی سیکنڈ یعنی ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں یا دو لاکھویں حصہ میں جتنا مواد پھیلا اس کی یہ تصویر ہے اور تین لاکھویں حصے میں جتنا مواد پھیلا اس کی یہ تصویر ہے۔ چنانچہ ان کیمروں کے ذریعہ ایٹم کے پھٹنے سے پہلے جو تصویریں لی گئی ہیں وہ لفظاً لفظاً قرآن کریم کی اس تصویر کے مطابق ہیں یعنی ایسی صورت میں پہلے عمد ممددہ بنتا ہے۔ ایٹم بم جو تقریباً گول ہے جب یہ پھٹتا ہے تو پھٹنے سے پہلے لمبوترا ہو جاتا ہے اور اس کے اندر اندرونی قوت اجتماع کر کے دباؤ پیدا کرتی ہے اور جب ایک ایٹم نہیں بلکہ ایٹموں کا مجموعہ پھٹتا ہے تو یہ ساری کی ساری چیز اس طرح پھٹتی ہے جس طرح سانس لے کر انسان اپنی چھاتی کو پھیلا لیتا ہے یعنی جب اندر کا دباؤ بڑھتا ہے تو چھاتی پھیلتی ہے اس طرح وہ MASS کا مجموعہ پھیلتا ہے اور گویا سانس لینے لگتا ہے اور عمد ممددہ بن کر پھر آخر پھٹ جاتا ہے۔ پس

ایٹم کی آگ وہ آگ ہے

جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ کہ یہ دلوں پر جھپٹتی ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں اتنی خطرناک ریڈیائی طاقتیں پیدا ہوتی ہیں کہ ریڈی ایشن کے بارہ میں تو اس وقت تفصیل سے بتانے کا موقع نہیں صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ وہ نظر نہ آنے والی لہریں ہوتی ہیں جن کو آگ نہیں کہا جا سکتا لیکن وہ براہ راست زندگی پر حملہ کرتی ہیں اور زندگی کو اچک لیتی ہیں۔ سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق بعض دفعہ گرمی کا پھیلاؤ پیچھے پیچھے آرہا ہوتا ہے یعنی وہ ریڈیائی شعاعیں جو گرمی پیدا کرتی ہیں وہ پیچھے رہ رہی ہوتی ہیں اور دھماکوں کی شعاعیں آگے آگے بھاگ رہی ہوتی ہیں۔ اور گرمی کی شعاؤں سے ان کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہو جاتا ہے تو پیشتر اس کے کہ گرمی جسم تک پہنچے یہ دھماکہ خیز شعاعیں دلوں کو اس طرح بٹھا دیتی ہیں جس طرح دھماکے سے کوئی چیز پھٹ جاتی ہے۔ اگر کوئی برتن دھماکہ برداشت نہ کر سکے تو بعض دفعہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے تو اس طرح ان شعاؤں کے زور سے دل پھٹنے لگ جاتے ہیں۔

پس قرآن کریم کی اس سورۃ پر نگاہ ڈالیں اور دیکھیں کتنی وضاحت سے اس کا نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتا ہے تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ہ یہ وہ آگ ہے جو دلوں پر جھپٹتی ہے۔ تم اس کو ظاہری آگ نہ سمجھو کیونکہ تمہارا علم محدود ہے۔ ذرات میں سے ایسی آگ پیدا ہونے والی ہے جو دلوں پر جھپٹے گی اور اس بات کا انتظار نہیں کریگی کہ دل پہلے تپیں تب جا کر موت واقع ہو۔

پس دیکھئے بظاہر جو چھوٹی سی بدی نظر آتی تھی جس میں عورتیں بڑی لذتیں محسوس کرتی ہیں اور کہتی ہیں ایک دوسرے کی برائی بیان کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اس میں تو بہت مزہ آتا ہے جب کبھی کوئی برائی دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں چلو لوگوں کو بتائیں کہ فلاں عورت جو بظاہر بڑی نیک نظر آتی ہے لیکن دیکھو اندر سے اس کا کیا حال ہے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ پی پی کر پیٹ کی ٹوہ لگانے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے اور پھر خرابی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ پھر سوسائٹی میں بے حیائیاں عام ہونے لگ جاتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جب فلاں صاحب جو بظاہر اتنے شریف نظر آتے ہیں اندر سے ان کا یہ حال ہے تو ہم تو اتنے بزرگ نظر بھی نہیں آتے ہمارا باہر سے بھی یہ حال ہونا چاہیئے تو پھر اندر کے حال باہر نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور باہر کے حال لوگوں کو مزید ترغیب دیتے ہیں۔ سوسائٹی میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں۔ پھر ظلم پیدا ہو جاتا ہے۔ دکھ دینے میں لذت آنی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر دلوں سے غریب کے احساسات اٹھ جاتے ہیں۔ پھر لوگوں کو اس بات کا چسکا پڑ جاتا ہے وہ کمزوریوں کو مزید کمزور بنا کر لطف اٹھاتے ہیں۔

پس جب کسی معاشرہ کے یہ کردار بن جاتے ہیں تو اس سے وہ قومی کردار پیدا ہو جاتے ہیں جنہوں نے آج

دنیا میں تباہی مچا رکھی ہے

اور ان کا آخری انجام یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ میں بدکاری پھیل جاتی ہے۔ سوسائٹی ایسے بچوں سے بھر جاتی ہے جو ولد الحرام ہوتے ہیں۔ مظالم پھیل جاتے ہیں۔ لوگ خدا کی ہستی کا انکار اور مذہب کو فرسودہ چیز قرار دینے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں پرانے وقتوں کی باتیں ہیں ان کو دفع کرو۔ ان باتوں کا ہم سے تذکرہ نہ کرو۔ لیکن جو ذرہ بنانے والے لوگ ہیں اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے لوگ ہیں وہ دیکھیں گے کہ انہیں ذروں اور ٹکڑوں سے آگ نکلے گی جو ان کو ہلاک کر کے رکھ دے گی۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان بدیوں کو معمولی نہ سمجھے انکی بیخ کنی کرے اور ان بدیوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکے اور پھر ان قوموں کے لئے بھی دعا کریں جو ہلاکت کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔

آخر پر میں ایک دلچسپ بات بتانا چاہتا ہوں۔ سالہا سال سے سائنسدانوں کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس میں بارہ یا چودہ نوبل لارئیٹس بھی شامل ہیں یعنی اس کمیٹی میں وہ سائنسدان بھی شامل ہیں جنہوں نے نوبل پرائز حاصل کیا ہوا ہے۔ انہوں نے بڑے عرصہ سے ایک ایٹمی بلاک بنا رکھا ہے جو غالباً واشنگٹن میں قائم ہے اور وہ حالات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے ایک گھڑی بنا رکھی ہے جسے وہ اٹامک کلاک کہتے ہیں۔ وہ اس کی سوئی کو آگے اور پیچھے کرتے رہتے ہیں۔ سوئی کو اس طرح آگے اور پیچھے کرنے سے یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ ہم اٹامک وار (ایٹمی جنگ) کے کتنے قریب آ گئے ہیں یا کتنا دور ہٹ چکے ہیں۔ چنانچہ یہ عجیب بات ہے کہ ۱۹۵۳ء میں یہ سوئی ایٹمی جنگ کے خطرہ کے نشان کے بہت ہی قریب آ گئی تھی۔ پھر ۱۹۷۴ء میں بہت قریب آ گئی تھی۔ اور آج کل بھی جو تازہ خبر ہے وہ یہی ہے کہ وہ دو منٹ تک پہنچ چکی ہے۔ یعنی ان کے نزدیک اگر ۲۴ گھنٹوں کو منٹوں میں تقسیم کیا جائے تو ایٹمی جنگ ہونے میں صرف دو منٹ رہ گئے ہیں اور

یہ عجیب الٰہی تصرف ہے

کہ جن دنوں احمدیت پر ظلم زیادہ ہوتے ہیں ان دنوں ایٹم بم کی یہ سوئی آگے بڑھ کر ہلاکت کے نشان کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں بھی احمدیوں پر بہت سخت مظالم ہوئے اور سوئی خطرہ کے قریب پہنچ گئی۔ ۱۹۷۴ء میں بھی بہت مظالم ہوئے اور وہ سوئی قریب پہنچ گئی۔ آج کل بھی پھر مظالم ہو رہے ہیں اور وہ سوئی قریب پہنچ گئی ہے۔ تو اس لئے اس کے ساتھ آپ کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ دوست یہ بھی جانتے ہیں کہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے جو لوگ دکھ دیتے ہیں آپ انکے خلاف بددعا نہ کریں کیونکہ آپ کو قبولیت کے مقام پر کھڑا کیا گیا ہے۔ آپ دعائیں کریں آپ کی دعائیں ان کو بچا سکتی ہیں اور کوئی چیز اب ان کو بچا نہیں سکتی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا

میں جماعت کو پھر دو دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ ایک بارش کے لئے دعا کریں اور دوسرے عرب دنیا کے لئے دعا کریں۔

بارش کے متعلق میں نے ایک گذشتہ خطبہ میں بھی خوشخبری سنائی تھی کہ بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ غانا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بارش ہوئی ہے اور بہت دیر کی خشک سالی اللہ تعالیٰ نے دور فرما دی ہے۔ مزید دعا بھی کرنی چاہیئے کیونکہ لمبی

... بعض دفعہ ایک بارش کی بھی نہیں ہوا کرتی۔ پرسوں رات بی بی سی کا پروگرام سنتے ہوئے معلوم ہوا کہ افریقہ ہی میں ایک اور ملک میں بھی جو بالکل موت کے کنارے پہنچ گیا تھا خدا نے موسلا دھار بارش برسائی ہے اور ان کے بیان کے مطابق وہاں جل تھل ہو گئے۔ بعض جگہ FLOOD (سیلاب) آگئے غرض اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے جہاں ضرورتیں زیادہ ہیں وہاں رحمت آہستہ آہستہ قریب آ رہی ہے۔ دعا کریں ساری دنیا میں

خدا کی رحمت کی بارشیں

ہوں۔ ہمارے ملک میں خاص طور پر پانی کی بہت کمی آگئی ہے اور بارانی فصلوں کو نقصان پہنچنے کا سخت خطرہ ہے۔

عرب دنیا میں ایک اور بڑا خطرناک واقعہ رونما ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہود کی طرف سے مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑانے کی بڑی ذلیل اور نہایت ہی کمینی کوشش کی گئی ہے۔ اگرچہ ان کے ایجنٹ جو اس کام پر مقرر تھے وہ ناکام ہو گئے لیکن چونکہ اس کو بم سے اڑانے کی پہلے بھی کئی بار کوششیں ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ میں یہود کے نہایت ہی خبیثانہ ارادے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو تباہ کر دیا جائے ... عرصہ کے بعد لوگ بھول جائیں گے اور پھر وہاں ہم مسلمانوں کا معبد دوبارہ بنانے ... اپنا معبد بنائیں گے۔ اور اگرچہ مسجدوں کو نابود کرنے کے نتیجہ میں مسلمان نابود ... نہیں ہوتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شعائر کا قوموں کی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے ... جب شعائر کی ذلت قبول کر لیتی ہیں وہ ہلاک ہو جایا کرتی ہیں۔ آخر ایک کپڑے ... ہی تو ہے ... کسی چیز سے جھنڈا بنایا جاتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی ... کر جھنڈے کی حفاظت کرنی ہے اور بظاہر ایک بے وقوف آدمی یہ کہہ سکتا ہے۔ جھنڈے کو چھوڑ دو جان بچانی چاہیئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بالکل برعکس تعلیم دی ہے۔ چنانچہ ایک جنگ کے موقعہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سپہ سالار یکے بعد دیگرے مقرر فرمائے تھے ان میں سے ایک زخمی ہوتا تھا تو وہ ایک ہاتھ سے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں منتقل کر لیتا تھا اگر وہ ہاتھ بھی کاٹا جاتا تھا تو بعض دفعہ کٹے ہوئے بازوؤں کے ساتھ جھنڈے کو چھاتی کے ساتھ لپیٹا جب وہ بھی کاٹے گئے تب دوسرا آگے بڑھا اور جھنڈا نہیں گرنے دیا اور یکے بعد دیگرے تینوں جرنیل جو جنگی صلاحیتوں کے لحاظ سے چوٹی کے تھے وہ شہید ہو گئے لیکن جھنڈے کو گرنے نہیں دیا۔ لیکن اس بات کو معمولی نہ سمجھیں

شعائر اللہ کی بہت بڑی عظمت ہوتی ہے

اس لئے ساری دنیا میں مسلمانوں کو اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اپنے اختلافات کو بھلا دینا چاہیئے اور اکٹھے ہو کر اس کا دفاع کرنا چاہیئے۔ اگر یہود کو یہ معلوم ہو جائے کہ ساری دنیا کے مسلمان اپنے شعائر کی عظمت اور احترام اپنے دل میں اتنا رکھتے ہیں کہ بوڑھے اور بچے کٹ مریں گے لیکن شعائر کو تباہ نہیں ہونے دیں گے تو پھر مسلمانوں کو وہ کبھی تباہ نہیں کر سکتے۔ اس طرح عالم اسلام میں ایک ایسی عظیم زندگی پیدا ہو جائیگی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو مٹا نہیں سکتی۔

ہم بھی حاضر ہیں جماعت احمدیہ شعائر اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔ اگر کوئی قوم شعائر اسلام کی حفاظت کے لئے بلائے تو ہم حاضر ہیں۔ یہ ہے وہ جہاد جو حقیقی جہاد ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جس کی اسلام نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ حکم دیتا ہے۔ اس لئے اگر لوگ آپ کو اپنے ساتھ ان خدمتوں میں نہیں آنے دیتے۔ اگر آپ سے فی الحال نفرتیں ہیں تو یہاں بیٹھے بیٹھے آپ جہاد کر سکتے ہیں اور وہ دعا کا جہاد ہے۔ آخر جنگ بدر بھی تو اس خیمہ میں جیتی گئی تھی جہاں دعائیں ہو رہی تھیں صرف اس میدان میں نہیں جیتی گئی تھی جہاں لڑائی ہوتی تھی۔ اصل جنگ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ میں جیتی گئی ہے۔ پس وہ جنگ تو آپ یہاں شروع کر دیں۔ پھر اگر خدا توفیق دے گا اور وقت ایسی قربانیوں کے لئے بلائے گا تو دنیا دیکھے گی کہ احمدی میدان جہاد میں دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں رہے گا بلکہ ہم ہر میدان میں صف اول میں کھڑے ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

... ترویج اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے (مینجر بدر)

منقولات

ایک مکتوب۔ ایک اہم انکشاف

ایسا ہی ایک خوفناک ڈرامہ کراچی میں بھی کھیلا جا چکا ہے

حکومت کی مسلسل چشم پوشی کے باعث مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولویوں کا ایک جرائم پیشہ گروہ بہت دلیر ہو گیا ہے

کراچی سے ایک ریٹائرڈ پولیس افسر کا مکتوب ـــــ بلا تبصرہ

پچھلے دنوں ایک شادی کے سلسلہ میں گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں گپ شپ کے دوران یہ سن کر میرے کان کھڑے ہو گئے۔ کہ

پنجاب کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولوی صاحبان بھی اپنا ایک رکن گم کر بیٹھے ہیں اور اس کے اغوا کا الزام قادیانیوں پر لگا رہے ہیں۔

اس بات پر میرے چونکنے کی اصل وجہ یہ تھی۔ کہ اسی مجلس کے مولویوں کا ایک جرائم پیشہ گروہ اقتدار کی چشم پوشی اور حوصلہ افزائی پر اس قسم کا ایک خوفناک ڈرامہ کراچی میں بھی کھیل چکا ہے۔ مسٹر ذوالفقار علی صاحب بھٹو کے دور حکومت میں۔ جب بھٹو حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد ملک کے اندر مستقل فضا پیدا کرنے میں کوشاں تھی۔ جب مولوی حضرات کو "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر قادیانی جماعت کے خلاف ہر قسم کی اشتعال انگیزی کی کھلی چھٹی تھی۔ انہیں اپنی ہر ایسی تقریر کا معقول معاوضہ ملتا تھا۔ اور لوٹ مار میں ہاتھ لگنے والا ساز و سامان بھی ہضم کر جانے کی اجازت تھی ـــــ نیز قانون نافذ کرنے والے شعبوں کی شر پسندوں سے بے نیازی کا معاملہ کرنے کی ہدایت تھی ـــــ اس واردات کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

۳۰ جولائی ۱۹۷۶ء کو فیڈرل بی ایریا (کراچی) کی مسجد الفاروق کے پیش امام محمد احمد نے تھانہ میں رپورٹ درج کرائی کہ مولانا محمد ابراہیم ناظم مجلس ختم نبوت ایک کار پر گھر سے گئے تھے۔ اور (جاتے ہوئے) یہ کہہ گئے تھے کہ اگر میں چھ گھنٹے تک واپس نہ آیا تو سمجھا جائے کہ مجھے قادیانیوں نے اغوا کر لیا ہے ـــــ چونکہ وہ واپس نہیں آئے اس لئے انہیں قادیانیوں نے اغوا کر لیا ہے۔

پیش امام محمد احمد کی اس رپورٹ پر پولیس نے ایک مقدمہ زیر دفعہ ۳۶۵ تعزیرات پاکستان درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ تفتیش کے دوران پانچ قادیانیوں پر شک کا اظہار کیا گیا۔ ادھر مولوی صاحبان نے جلسے کرنے اور جلوس نکالنے شروع کر دیئے جس پر پولیس نے ان پانچ افراد کو گرفتار کر لیا۔

جب ان کو گرفتار کر لئے جانے کی خبر عام ہوئی تو مولوی صاحبان نے یہ مطالبہ کرنا شروع کر دیا کہ مولوی محمد ابراہیم کو فوراً برآمد کیا جائے۔ یا گرفتار کئے جانے والے افراد کو انکے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ ان سے جو چاہیں سلوک کریں۔ اور جب جگہ جگہ جلسے کرنے اور چھوٹے بڑے جلوس نکالنے سے اس مطالبہ کی تائید میں ماحول خوب اشتعال پیدا ہو گیا۔ تو

ان مولوی صاحبان نے ایک مشتعل ہجوم کی مدد سے ان گرفتار شدہ قادیانی افراد کو بالجبر اپنے قبضے میں لینے کے لئے تھانہ پر ہلہ بول دیا۔ مگر پولیس نے ملزموں کو تو ایک دوسرے تھانے میں منتقل کر دیا۔ اور بر وقت اور مستعد مدافعت سے حملے کو ناکام بنا دیا۔

اس کے بعد مولوی محمد ابراہیم کو برآمد کرنے کیلئے پولیس کی مختلف پارٹیاں تشکیل دی گئیں۔ اور پھر ایک دن ایک پولیس افسر نے اس گم شدہ مولوی کو نشیر شاہ سے اسی کے ایک دوست مولوی کے گھر سے برآمد کر لیا۔

ابتدائی دریافت پر برآمد ہونے والے مولوی نے کہا کہ اسے بعض نامعلوم قادیانیوں نے اغوا کر لیا تھا جنہوں نے اسے کراچی سے ۸۰ میل دور لے جا کر جنگل میں چھوڑ دیا۔ جہاں سے وہ گرتا پڑتا ابھی ابھی اپنے اس واقف کار کے گھر پہنچا ہے۔ مگر جب اس سے قدرے سنجیدگی سے پوچھ گچھ ہوئی تو معلوم ہوا کہ

یہ سارا افسانہ سر تا سر جھوٹا من گھڑت اور قادیانی جماعت کے خلاف ایک خوفناک سازش تھی۔ جو مجلس نے اس جماعت کے خلاف عوام الناس کو مشتعل کرنے کے لئے تیار کی تھی۔

چنانچہ پولیس کی فائنل رپورٹ بی کلاس (PHASE) پر یہ جھوٹا مقدمہ ختم ہوا۔ اور یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ ـــــ جو واردات اقتدار کی آشیرباد پر کی جائے۔ اس کے غلط اور جھوٹا ثابت ہو جانے کے بعد بھی اس کا نشانہ بننے والے بے گناہوں کی کہیں شنوائی نہیں ہوتی۔ اور

وہ اسی کو غنیمت جان کر چپ ہو جایا کرتے ہیں۔ کہ مزید اذیت سے تو بچ گئے ـــــ"

قسط دوم

ایک حرف ناصحانہ

از نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جہاں تک عقائد میں دِلآزاری کا تعلق ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ قلبی کا یہ حال تھا کہ اپنے سے کہیں ادنیٰ نبیوں کے ماننے والوں کو تو یہ اجازت دے رکھی تھی کہ وہ بیشک اپنے انبیاء کو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے رہیں لیکن جب مسلمانوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر اصرار کیا اور غیروں نے شکایت کی کہ اس سے ہماری دِلآزاری ہوتی ہے تو فرمایا:۔

لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰی

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا:۔

لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی

یعنی اے مسلمانو اگر غیروں کی دِلآزاری ہوتی ہو تو اُن سے مباحثہ کے دوران اس بات پر اصرار نہ کیا کرو کہ مَیں یُونس سے افضل ہوں یا موسیٰ سے افضل ہوں۔ حالانکہ یُونس اور موسیٰ کا کیا سوال آپ تو کل انبیاء سے افضل تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

ایک طرف تو یہ اُسوۂ نبوی ہے کہ کم مرتبہ نبیوں کے متبعین کو یہ اجازت دی جا رہی ہے کہ اپنے انبیاء کو خاتم الانبیاء سے افضل سمجھیں اور افضل قرار دیں اور ایک طرف آجکل جو مذہبی دِلآزاری کا تصور پیش کیا جا رہا ہے اس کی رُو سے احمدی اگر یہ عقیدہ بھی رکھیں کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور اُمتی تھے اور ہر شرف اور مرتبہ اور عزت محض اسی غلامی کے نتیجہ میں آپ کو عطا ہوئے تو مسلمانوں کی اس اعلان پر شدید دِلآزاری ہو اور ایسا اشتعال پیدا ہو کہ حدِ برداشت سے باہر ہو جائے۔ گویا ایک ہندو کا یہ اعلان کہ کرشنؑ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر پہلو سے افضل ہے کیونکہ وہ مظہرِ خدا ہی نہیں بلکہ مجسم خدا تھا۔ اور ایک عیسائی کا یہ اعلان کہ عیسیٰ ہر طور پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے کیونکہ وہ ایک انسان پیغمبر نہیں بلکہ حقیقتاً خدا کا بیٹا تھا مسلمانوں کی ادنیٰ دِلآزاری کا موجب بھی نہ بنے لیکن بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ اعلان ان کو سخت غضب ناک کر دے کہ

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دِلبر مرا یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

"مَیں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسمٰعیلؑ سے اور اسحٰقؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابنِ مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور سب سے زیادہ پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ہے۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ کا نہ پاتا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ)

اَب ہم اس مسئلہ کے اِس پہلو پر غور کرتے ہیں کہ اگر کوئی غیر مسلم جو قرآن و سُنّت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ مثلاً عیسائی ہو یا سکھ ہو قرآنی تعلیم کو پسند کرنے لگے تو قرآن و سُنّت کے کس حکم کی رُو سے اسے اس پر عمل پیرا ہونے سے روکا جا سکتا ہے؟ اگر روکا جا سکتا ہے تو کیا اوامر و نواہی دونوں پر عمل پیرا ہونے سے روکا جائے گا یا صرف ایک سے۔ مثلاً قرآن کریم فرماتا ہے۔ ایک خدا کی عبادت کرو، مسجدیں بناؤ، سچ بولو، صبر سے کام لو، حلم اختیار کرو، انکساری کو اپناؤ، لوگوں پر رحم کرو۔ یہ سب اوامر ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں کیا ان سب پر عمل پیرا ہونے سے ایک غیر مسلم کو روک دیا جائے گا۔ اگر سب پر نہیں بلکہ صرف بعض پر عمل سے روکا جائیگا تو کس قرآنی حکم کے تابع ایسا کیا جائے گا؟

اگر کوئی یہ موقف اختیار کرے کہ ان سب پر عمل کرنے سے نہیں روکا جائے گا بلکہ وہ نیکیاں جن کا بندوں اور انسانی معاملات سے تعلق ہے ان پر عمل کرنے کی اجازت ہوگی لیکن اُن نیکیوں سے بہرحال روک دیا جائے گا۔ جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اور جن کو حقوق اللہ کہا جاتا ہے یا عبادات کہتے ہیں۔ مثلاً اذان، نماز، سجدہ، رکوع، ذکرِ الٰہی، نمازِ تہجد، روزہ وغیرہ یہ سب عبادات ہیں اور اسلامی اصطلاحات میں بیان ہوئی ہیں۔ گویا ایک اسلامی مملکت میں یہ تو اجازت ہو گی کہ جہاں تک قرآن کریم میں بندوں کے حقوق مذکور ہیں ان پر تو ہر غیر مسلم عمل کر سکتا ہے لیکن جہاں تک خدا کے حقوق کا تعلق ہے کسی غیر مسلم کو وہ حقوق ادا کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔ اگر ایسا ہو تو کیا کسی "غیر مسلم" کو یہ پوچھنے کا بھی حق دیا جائے گا یا نہیں کہ قرآن کریم و سُنّت سے کہاں ثابت ہے کہ "غیر مسلم" کو حقوق اللہ ادا کرنے کی اجازت نہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر عبادت کرنے کا حق نہیں؟ نیز اس صورت میں قرآن و حدیث کی رُو سے اس جرم کے مرتکب کی کیا سزائیں تجویز کی گئی ہیں؟ لیکن یہ سب سوالات تو تب اُٹھیں گے جب غیر مسلم کو یہ پوچھنے کا حق دیا جائے۔

جس زمانہ میں پنجاب میں طوائف الملوکی تھی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کو ابھی کوئی نظم و ضبط اور قانون نافذ کرنے کا موقع نہیں ملا تھا تو ایسے واقعات تو سامنے آتے تھے کہ کسی مسلمان کو اس جرم میں چھرا گھونپ دیا گیا کہ اس نے اذان دی تھی۔ نیرنگِ زمانہ خدا نہ کرے اسلام کو یہ دن بھی دیکھنے پڑیں کہ اذان دینے کے جرم میں مسلمان 'غیر مسلموں' کو چھرا گھونپ رہے ہوں۔ اگر ایسا ہُوا تو سکھوں کے تأثرات دیکھنے کے لائق ہوں گے۔

آیئے اب ہم اسلامی اصطلاحات پر اسلامی شعائر کے مسئلہ کا کسی قدر تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

سب سے پہلے قابلِ غور امر یہ ہے کہ مبیّنہ اسلامی اصطلاحات پر قرآن و سُنّت کی رُو سے کس کے مالکانہ حقوق ہیں اور قرآن کریم کہاں غیر مسلموں کو ان اصطلاحات کے استعمال سے روکتا ہے اور اس جرم کی سزائیں تجویز کرتا ہے۔ اگر روکتا ہے تو کس کس کو روکتا ہے۔ کیا اسے بھی روکتا ہے جو قرآن کریم کو واجب الاطاعت یقین کرتا ہو لیکن بعض دوسرے فرقوں کے نزدیک پکا کافر ہو بلکہ کافروں سے بھی بدتر ہو۔ جبکہ اسے کافر کہنے سے دوسرے کافروں کی ہتک آتی ہو۔ اگر روکتا ہے تو اس امر کا فیصلہ کس پر چھوڑتا ہے۔ عوام کی عددی اکثریت پر یا علماء پر۔ اگر علماء پر چھوڑتا ہے تو ہر فرقہ کے علماء یا بعض پر۔ نیز اس پر بھی غور فرمایا جائے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ہر فرقہ کے مسلّمہ مستند علماء نے ہر دوسرے فرقہ کے بارہ میں یہ واضح فتویٰ دے رکھا ہے کہ وہ قرآن و سُنّت کو واجب الاطاعت ماننے کے باوجود پکے کافر ہیں بلکہ دیگر کافروں اور مُشرکوں سے بھی بدتر ہیں تو اس صورت میں کس فرقہ کے علماء کا فتویٰ نافذ العمل ہوگا اور کس کا نہیں۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لازماً قرآن و سُنّت سے سند پیش کرنی پڑے گی۔

اگر جھگڑا نپٹانے کی خاطر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ہر فرقہ کے علماء کو قرآن کریم یہ حق دیتا ہے اور کوئی تفریق نہیں کرتا تو پھر یہ بھی ماننا لازم ہوگا کہ اس صورت میں کسی مسلمان فرقہ کو بھی یہ حق نہیں دینا کہ وہ اسلامی اصطلاحات استعمال کرے۔ غیر مسلم کو تو ویسے ہی حق نہیں۔ مسلمان کہلانے والے کو اس لئے نہیں کہ مسلمان کہلانے کے باوجود دیگر فرقوں کے علماء اسے پکا کافر بلکہ کافروں یا مُشرکوں سے بدتر قرار دے چکے ہیں۔

بہرحال خواہ "غیر مسلم" کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روکا جائے یا "مسلم" کو، یہ حقیقت تو اپنی جگہ رہے گی کہ مذہبی اصطلاح تو کسی مذہب کی کتاب اور واجب الاطاعت رسول ہی بنا سکتے ہیں۔ پس وہ سب لوگ جو قرآن و سُنّت کو واجب الاطاعت یقین کرتے ہیں انہیں جب قرآن و سُنّت کی اصطلاحات سے روکا جائیگا تو ان کی اصطلاحیں کون ایجاد کرے گا اور کن خود ساختہ اصطلاحوں کو ماننے پر انہیں کس فرمانِ الٰہی کے مطابق مجبور کیا جائیگا۔ خواہ آپ کسی کو مسلم کہیں یا غیر مسلم، کافر یا غیر کافر۔ قرآن کریم پر ایمان لانے سے تو آپ کسی قیمت پر اسے روک نہیں سکتے۔ خود قرآن کریم یہ حق اسے دے رہا ہے۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ (الکہف: ۳۰)

ترجمہ:۔ پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کُفر اختیار کرے۔

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ: ۲۵۷)

ترجمہ:۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ (یونس: ۱۰۹)

ترجمہ:۔ جو کوئی ہدایت اختیار کرے تو خود اپنے لئے ہی ہدایت کا سامان کرتا ہے اور جو کوئی گمراہی اختیار کرے تو خود اپنے مفاد کے خلاف گمراہی اختیار کرتا ہے۔

قرآن کریم کے اس کھلے کھلے اعلان کے بعد قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہوئے آپ کسی کو روکیں گے کیسے بلکہ اگر یہ ارشادات نہ بھی ہوتے تب بھی کسی کو کسی کتاب یا رسول پر ایمان لانے سے روکنے کا تو کسی انسان کو اختیار ہی کوئی نہیں۔ جب ایمان لانے سے نہیں روکا جا سکتا تو اس ایمان کے مطابق عملدرآمد سے روکنا کیا لغو نہیں ہے؟

اسلامی شعائر اگر غیر بھی اپنائیں تو کسی مسلمان کی دلآزاری نہیں ہو سکتی

''اسلامی شعائر'' اپنی ذات میں ایسے شعائر نہیں جنہیں اپنانے سے نعوذ باللہ اسلام کی توہین ہو یا کسی کے لئے باعثِ دلآزاری ہوں۔ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو قرآنی شریعت پر ایمان نہیں لاتے۔ حق یہ ہے کہ ایسے غیر مسلم بھی اگر اسلام کی حسین تعلیم سے متأثر ہو کر اس کے کسی حصہ پر عمل کرنے کا فیصلہ کریں تو کون ہے جو ان کو اس نیک اقدام سے روک سکتا ہے۔ پس اگر کوئی غیر مسلم اسلامی تعلیم کے سب پہلو یا ان میں سے چند ایک اپناتا ہے تو یہ امر ایک سچے مسلمان کے لئے باعثِ مسرت ہونا چاہیئے نہ کہ باعثِ دلآزاری۔ معمولی تدبر سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر ایک مذہب کے شعائر دوسرے مذہب والوں کے اپنانے سے جذبات کو ٹھیس پہنچ سکنے کا احتمال ہو تو سب سے پہلے اس قسم کا مطالبہ یہودی پیش کرتے جو مسلمانوں کے دل و جان سے دشمن تھے اور ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ختنہ کرانا، حلال گوشت کھانا، داڑھی رکھنا یہودی مذہب کے شعائر تھے اور ہیں جنہیں مسلمانوں نے بھی اپنا لیا۔ اس مجوزہ مطالبہ کو بنیاد بنا کر اگر اسرائیل میں مجبور اور مقہور مسلمانوں کو قانوناً منع کر دیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کا ختنہ نہ کرائیں، حلال گوشت نہ کھائیں تو کیا ایسے ظالمانہ قانون پر دنیائے اسلام تڑپ نہ اٹھے گی۔ پس اس قسم کے مطالبوں، سوچوں یا فیصلوں سے اسلام کی ہرگز کوئی خدمت نہیں ہو سکتی بلکہ خطرناک رجحانات کے دروازے کھلتے ہیں۔

اصطلاحات جن کے استعمال سے جذبات مجروح ہوتے ہیں / دلآزاری ہوتی ہے

[illegible] لیا گیا ہے کہ نبی، [illegible] اُم المؤمنین، اہلِ بیت، علیہ السلام

رضی اللہ عنہ، مسجد اور اذان وغیرہ صرف اور صرف مسلمانوں کیلئے مختص ہیں۔ نہایت ادب سے گذارش ہے کہ فی الحقیقت ایسا نہیں۔۔۔ نبی، رسول، کی اصطلاحات عیسائی عام استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہ نہ تو مسلمان ہیں اور نہ اسلام کو سچا مذہب تصور کرتے ہیں لیکن احمدی تو قرآن و سنّت کے سوا کسی اور شریعت پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

'علیہ السلام' ایک دعا ہے اور یہ کہنا کہ یہ صرف انبیاء کرام ہی کے لئے مخصوص ہے اس لئے درست نہیں کہ نماز کے دوران بے عمل مسلمان التحیات میں بیٹھ کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ .... اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا پڑھتا ہے۔ گویا اپنے آپ کو حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعا میں شریک کر لیتا ہے کہ اے رسولؐ آپ پر بھی سلامتی اور ہم پر بھی سلامتی ہو۔

شیعہ اپنے غیر نبی ائمّہ کے لئے عَلَیْھِمُ السَّلَام کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح اسلامی کتب میں اور بھی مثالیں ملتی ہیں کہ غیر انبیاء کے لئے ''علیہ السلام'' لکھا گیا ہے۔ مثلاً مولانا اسمٰعیل شہید علیہ السلام (خطبہ امارت ص۱۳) حضرت ابو طالب علیہ السلام ''چودہ ستارے'' ص۸ (مولفہ مولوی نجم الحسن کراروی۔ پشاور) انوارِ اصفیاء ص۱۸ اور ص۳۲۔ علاوہ ازیں سرور عزیزی' ترجمہ فتاویٰ عزیزی جلد۱ صفحہ۱۱۵ پر حضرت مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی نے لکھا ہے ''علیہ السلام'' کا لفظ قرآن و حدیث کی رُو سے غیر انبیاء کے لئے ثابت ہے۔

جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ان کو تو بدرجہ اولیٰ اس کے استعمال کا حق ہے کیونکہ وہ تو اپنے مطاع حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو غیر شرعی اُمتی نبی تسلیم کرتے ہیں اور ان کا یہ حق آئینی قرار داد میں تسلیم کیا گیا ہے اس لئے احمدیوں کو تو یہ آئینی حق حاصل ہے کہ وہ ''علیہ السلام'' کی اصطلاح استعمال کریں۔ جب نبی ماننے کا حق ہے اور نہ ماننے والوں کی دلآزاری نہیں ہوگی تو جس کو نبی مانتے ہیں اُس کے لئے 'علیہ السلام' کی دعا کا کیوں حق نہیں؟ قبول کرنا یا نہ کرنا صرف خدا کا کام ہے کسی دعا سے کسی کی دلآزاری کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ عجیب عالم ہے کہ ایک طرف تو اپنے بزرگوں کو نبی سمجھتے ہوئے بھی ان کے لئے اس دعا کی اجازت نہیں جو نبیوں بلکہ غیر نبیوں کے لئے بھی کی جاتی ہے اور دوسری طرف دوسروں کے بزرگوں کو گالیاں دینے کا حق بھی موجود ہے اور کسی کی دلآزاری اس سے نہیں ہوتی یا شاید دلآزاری کے لئے اکثریت اور اقلیت کے پیمانے الگ الگ ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو قرآن و سُنّت میں کہاں یہ ذکر ملتا ہے؟

صحابی:۔ لفظ صحابی کا جہاں تک تعلق ہے یہ لفظ صحابی یا اصحاب بلا شبہ اُن خوش بخت بزرگان کے متعلق بھی بولا جاتا ہے جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت صحبت پائی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ لفظ صرف اسی معنی تک محدود ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّتِ مُسلمہ میں ظاہر ہونے والے مسیح کے ساتھیوں کے لئے 'اصحاب' کا لفظ اختیار فرمایا۔ دیکھئے حدیث کی مشہور کتاب صحیح مسلم جلد۲ ص۲۲۵ طبع بیروت جہاں یہ الفاظ آتے ہیں۔ عِیْسٰی نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَصْحَابُہٗ۔

پھر قرآنِ کریم کے مطالعہ سے اس لفظ کے عمومی استعمال کی بہت سی مثالیں سامنے آتی ہیں۔ مثلاً اصحاب الکہف، اصحاب الفیل، اصحاب الاخدود، اصحاب مدین وغیرہ۔ بہت سے مقامات پر یہ لفظ اصحاب الجنّۃ، اصحاب الیمین، اصحاب الشمال، اصحاب القبور کی اضافت سے استعمال ہوا ہے۔ صحابی یا اصحاب کے لفظ کا کلیتی مفہوم اپنے مضاف الیہ کے ساتھ ہی مل کر ادا ہوتا ہے۔ حضرت جعفر صادق کے ساتھیوں کو 'صحابی' کہا گیا (بحوالہ چودہ ستارے ص۲۶۵)۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنے ساتھیوں کے متعلق فرمایا اَللّٰھُمَّ بَعْضُ اَصْحَابِنَا (الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ص۷)

احمدی چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی آمد کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمد ثانی تسلیم کرتے ہیں اس لئے ان کے ساتھیوں کے لئے صحابہ کا لفظ استعمال کرنا اسلامی تعلیمات اور احمدیہ عقیدے کے مطابق ان کے لئے لازمی ہے اور انہیں ہرگز اپنے عقیدے کے خلاف عمل پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

اُمّ المؤمنین:۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ اصطلاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے لئے استعمال ہوتی ہے لیکن بایں ہمہ اس لفظ کا استعمال دیگر بزرگ خواتین کے لئے بھی اسلامی لٹریچر سے ثابت ہے۔ مثلاً کتاب ''موسوعہ اصطلاحات العلوم الاسلامیۃ'' (مصنفہ شیخ محمد اعلیٰ بن علی تھانوی) مطبوعہ بیروت میں اس اصطلاح کے عام استعمال کی بابت مفید بحث موجود ہے۔ اسی طرح حضرت پیران پیر کی والدہ ماجدہ کے بارے میں ''اُمّ المؤمنین'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب ''گلدستہ کرامات'' ص۱۸ (اردو ترجمہ کتاب ''تذکرہ غوثیہ'' از حضرت شیخ محمد صادق الشیبانی) نیز کتاب ''سِیَرُ الْاَوْلِیَاءِ'' مصنفہ حضرت سید محمد بن مبارک کرمانی میں مذکور ہے کہ حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنجؒ اپنے خلیفہ حضرت جمال الدین ہانسویؒ کی ایک خادمہ اور کنیز کو اُمّ المؤمنین کہا کرتے تھے۔ خود پاکستان میں ''مادرِ ملّت'' جو اُمّ المؤمنین کا ہی فارسی ترجمہ ہے استعمال ہوتا ہے لیکن یہ بحث اس وضاحت کے بغیر نامکمل رہے گی کہ جب احمدی ''اُمّ المؤمنین'' کی اصطلاح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ کے لئے استعمال کرتا ہے تو کوئی معقول انسان اس کا یہ مفہوم نہیں لیتا کہ اس کی مراد یہ ہے کہ جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے منکرین میں شامل ہیں نعوذ باللہ حضرت 'اُمّ المؤمنین' ان کی بھی روحانی والدہ ہیں۔ احمدی تو انہیں محض حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ایمان لانے والوں یعنی احمدیوں کی روحانی ماں کہتے ہیں۔ آپ کا انکار کرنے والوں کی روحانی ماں تو نہیں کہتے۔ اس بات سے کسی کی دلآزاری ہو جائے تعجب نہیں تو کیا ہے؟

مسجد و اذان:۔ مسجد و اذان کا لفظ صرف مسلمانوں کے لئے مختص نہیں خود خدا تعالیٰ نے عیسائی عبادت گاہوں کو قرآن کریم میں مسجد کا نام دیا ہے اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک غیر مسلم لڑکے سے اذان دلوائی جس کا ذکر حدیث کی کتاب ''ابو داؤد'' کتاب الاذان میں ملتا ہے کہ غزوۂ حنین سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کافر کو اذان سکھلائی اور اذان دینے کا ارشاد فرمایا اور جب اس نے خوش الحانی سے اذان دی تو حضورؐ نے اسے انعام عطا فرمایا۔ اس شخص کا نام ''ابو محذورہؓ'' تھا جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ پاکستانی عیسائی، ہندو یا پارسی اسلام کو سچا مذہب تصور نہیں کرتے اس لئے وہ اسلامی شعائر اپنانے میں کوئی فخر محسوس نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی نجات عیسائیت یا ہندو مت وغیرہ میں ہی ہے۔ احمدی جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے اسلام پر مکمل ایمان رکھتے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ کو سچا ماننے کو بھی اسلامی تعلیمات کے عین مطابق سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی اخلاقی اور روحانی ترقیوں کا موجب اپنے اس عقیدہ کو سمجھتے ہیں کہ ان کی نجات اسی عقیدے سے ہی ہے۔ ان کی عبادات وہی ہیں جو قرآن و سُنّت سے ثابت ہیں۔

(باقی)

قرآن کریم میں عاد، ثمود اور فرعون کی قوم کی عبرتناک تباہی کا بیان

جب اُن لوگوں نے انبیاء کا مقابلہ کیا اور فساد کو انتہا تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام و نشان تک مٹا دیا

باوجود یکہ یہ قومیں بڑی طاقت رکھتی تھیں خدا تعالیٰ نے اُن کو تباہ و برباد کر دیا اور اُن کی طاقت اُن کے کچھ بھی کام نہ آئی !!

سورۃ الفجر کی آیات ۷ تا ۱۵ کی لطیف تفسیر۔ بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ⑦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ⑧ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ⑨
وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ⑩ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ⑪ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ⑫ فَاَكْثَرُوْا
فِيْهَا الْفَسَادَ ⑬ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ⑭ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ⑮

ترجمہ:۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے رب نے عاد سے کیا (معاملہ) کیا۔ یعنی (عاد) ارم سے جو بڑی بڑی عمارتوں والے تھے۔ وہ جن کی مثل (قوم) ان ملکوں میں پیدا ہی نہ کی گئی تھی۔ اور کیا ثمود کے متعلق بھی تجھے معلوم ہے جو وادی (القریٰ) میں پہاڑیوں کو کھود دیتے تھے۔ اور فرعون کے متعلق بھی تجھے کچھ معلوم ہے جو پہاڑوں کا مالک تھا۔ کیا تجھے ان سب لوگوں کا حال معلوم ہے جنہوں نے شہروں میں سرکشی کر رکھی تھی جس کے نتیجہ میں انہوں نے اُن شہروں میں بہت فساد پیدا کر دیا تھا۔ اس پر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً گھات میں (لگا ہُوا) ہے۔

سُورۃ الفجر کی مذکورہ بالا نو آیات کی مجموعی اور مؤخر الذکر تین آیات کی علیحدہ جو عبرت انگیز تفسیر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "تفسیر کبیر" میں بیان فرمائی ہے، اس کا متعلقہ حصہ احباب کے مطالعہ اور رُوحانی بصیرت کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ تفسیر کبیر کا یہ حصہ حالاتِ حاضرہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے اس لئے اُمید ہے کہ احباب جماعت اور دیگر قارئین بدر کیلئے اس کا مطالعہ مفید رہے گا۔ (ایڈیٹر)

"یہاں تین قوموں کو مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

عاد۔ ثمود۔ اور فرعون کی قوم

کو۔ عاد اور ثمود یہ دونوں قومیں عرب کی تھیں۔ اور فرعون کی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ تین مثالیں اللہ تعالیٰ نے بلاوجہ بیان نہیں کیں۔ بلکہ اس لئے بیان کی ہیں کہ یہاں دو زمانوں کی خبر دی گئی تھی۔ ایک اس زمانہ کی جس میں مکہ والوں کے مظالم کی وجہ سے

مسلمانوں پر مصائب نازل ہونے والے تھے

آنے والی تھیں۔ اور ایک زمانہ مسیح موعود کی۔ پہلی لیالی کا موجب چونکہ عرب لوگ تھے اور عاد اور ثمود اُن کے وطن کے لوگ تھے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی مثال اُن کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے تمہارے ملک میں دو بڑی بڑی حکومتیں گزر چکی ہیں۔ ایک تمہارے جنوب میں تھی اور دوسری تمہارے شمال میں تھی۔ ان دونوں کے حالات پر غور کرو۔ اور سوچو کہ جب ان لوگوں نے انبیاء کا مقابلہ کیا اور فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کا

نام و نشان تک مٹا دیا

باوجود اس کے کہ یہ قومیں بڑی طاقت رکھتی تھیں پھر بھی جب انبیاء کے مقابلہ میں کھڑی ہوئیں، خدا تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کی طاقت ان کے کچھ بھی کام نہ آئی۔ تمہاری تو اُن کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں پھر کیوں تم اُن کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے۔ اور کیوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر رہے ہو۔ اگر تم نے یہی طریق جاری رکھا تو جو سلوک ہم نے عاد اور ثمود سے کیا تھا وہی تمہارے ساتھ کریں گے۔

تم مت سمجھو

کہ ان مظالم کے نتیجہ میں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ جس طرح آج مسلمانوں پر تم مختلف قسم کے مظالم ڈھا رہے ہو اور تم نے ان کے دنوں کو بھی رات بنا دیا ہے۔ اسی طرح عاد اور ثمود نے بھی بڑی بڑی شرارتیں کی تھیں۔ اور پھر حد سے زیادہ شرارتیں کی تھیں۔ مگر پھر بھی وہ ناکام رہے۔ حدیثوں سے پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سب سے بڑا جرم کسی نبی کو قتل کرنا ہے

ان لوگوں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے، وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (انفال ع ۴) پھر مکہ والے شرک میں بھی مبتلا تھے۔ اور شرک وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ظلم عظیم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان ع ۲) پھر اَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ کے دوسرے معنوں کے مطابق کفارِ مکہ نے نہ صرف بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا بلکہ مظالم کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جو شخص بھی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

لایا، اُنہوں نے اس کو دکھ دینا شروع کر دیا۔ بلکہ وہ تلاش کر کر کے مسلمانوں کو پکڑتے اور اُن کو بڑی بیدردی سے مارتے پیٹتے۔ اور مختلف رنگوں میں عذاب دیتے۔ یہاں تک کہ کئی مسلمان بھاگ کر ابی سینیا چلے گئے۔ مگر اُن کا جوش پھر بھی نہ تھما۔ اور وہ حبشہ تک محض اس لئے گئے کہ مسلمانوں کو پکڑ کر واپس لائیں۔ اور ان کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنائے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے مکہ والو! پہلی قومیں بھی تمہارے ملک میں ایسی گزر چکی ہیں جنہوں نے فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا تھا۔ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہاری یہ سرکشی اور ظلم تمہارے حق میں مفید ہوگا۔ وہ قومیں بھی اسی خیال میں مبتلا رہی تھیں کہ ہم جب ظلم ڈھا رہی ہیں۔ مگر آخر ایک دن آیا کہ وہ تباہ و برباد کر دی گئیں۔ اسی طرح تم ایک دن

خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ

بن جاؤ گے اور عاد اور ثمود کی طرح دنیا سے مٹ جاؤ گے۔

اس کے بعد فرعون کا ذکر کیا۔ میرے نزدیک یہ ذکر

مسیح موعود کے زمانہ کی خبر

ہے۔ میں ابھی تک تفصیل سے نہیں بتا سکتا کہ کیا ہو گی مگر دو باتیں میں بیان کر دیتا ہوں جن کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ اس مثال کا مسیح موعود کے زمانہ کے ساتھ تعلق ہے۔ اور وہ دو باتیں یہ ہیں کہ اوّل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محرم کی دسویں رات ایک خاص شان اور عظمت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس دن میں خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو فرعون سے نجات دی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ایسا ہی معاملہ میری اُمت میں ایک دفعہ ہوگا۔ اور میری اُمت کو کسی دن ایک عذاب سے نجات ملے گی۔ گو بظاہر یہاں فرعون اور اس کے مظالم سے نجات کے الفاظ ہیں۔ مگر

ان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ

اِس رنگ کا کوئی واقعہ

آئندہ ہونے والا ہے۔ دُوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ مَیں نے

"دیکھا کہ مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہُوا کہ فرعون ایک لشکرِ کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ سامان مثل گھوڑے گاڑیوں، رتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں۔ اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو مَیں نے بلند آواز سے کہا كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا۔ اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

اسی طرح آپ کا ایک یہ بھی الہام ہے:۔
يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوسَىٰ" (تذکرہ صفحہ ۴۲۳)

کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو

موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی طرح

ہوگا۔ پس جبکہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ موسیٰ کی طرح کا ایک واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہونے والا ہے۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ اب تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہُوا۔ دُوسری طرف خدا تعالیٰ کا وہ مامور جو موجودہ زمانہ میں آیا اُسے بتایا گیا کہ وہ موسیٰ ہے۔

فرعون اس کا پیچھا کرے گا

اس کے ساتھی گھبرا جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ اس وقت موسیٰ بلند آواز سے کہے گا كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا میرے ساتھ ہے اِن دو الہامات کے ساتھ اگر میرے اس رؤیا کو بھی ملا لیا جائے جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے کہ مَیں ایک مکان میں ٹھیرا ہُوا ہوں۔

"اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں مَیں ٹھیرا ہُوا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی"

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۱۲۸ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء)

تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جو لَيَالٍ عَشْرٍ کے دُوسرے ظہور میں گیارہویں رات یعنی اُنیسویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پُوری ہو گی۔ اور

موسیٰ علیہ السلام کی مصر سے نجات کی قسم کا کوئی واقعہ جماعتِ احمدیہ کو پیش آنے والا ہے گا۔

پس چونکہ یہاں مسیح موعود کا بھی ذکر تھا اس لئے جہاں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے عاد اور ثمود کی مثال دی، وہاں مسیح موعود کے دُشمنوں کے لئے فرعون کا واقعہ بطور مثال پیش کیا گیا۔۔۔۔۔۔"

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝

اگر سَوْط کے معنے کوڑے کے لئے جائیں تو فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ کے یہ معنی ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے اوپر عذاب کے کوڑے برسا دیئے۔ ہمارے ملک میں بھی کوڑوں کے متعلق برسانے کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ وہی محاورہ یہاں استعمال کیا گیا ہے کہ اُن پر تیرے رب نے عذاب کے کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ جس طرح قطرہ کے بعد قطرہ گرتا ہے اسی طرح ان پر عذاب کے بعد عذاب نازل ہوگا۔ اور اُنہیں ہوش ہی نہیں آئے گا یہاں تک کہ وہ تباہ ہو جائیں گے۔

اگر سَوْط کے معنے حصّہ کے کئے جائیں تو اِس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ اس قوم کا عذابِ الٰہی میں جو حصّہ مقدر تھا اس کے متعلق اُسے کہا جائے گا کہ لو اپنا سارا حصّہ عذاب کا لے لو۔ تم نے ہمارے نبیوں کو دُکھ دیا تھا۔ اُنہوں نے اپنا حصّہ دُکھوں میں سے لے لیا۔ اور تم اپنا حصّہ لو۔

اگر سَوْط کے معنے جوہڑ کے کئے جائیں تو آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ عذاب کا جوہڑ سارا کا سارا اُن پر اُٹھا دیا جائے گا۔ چونکہ سَوْط اُس نشیب دار زمین کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اس لئے سَوْط کہہ کر اُس طرف بھی اشارہ کیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب، احکام نازل ہو کر اُن کا ذخیرہ جمع ہوتا رہتا ہے اُن کی ہر شرارت پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ عذاب جمع ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن سارے کا سارا جوہڑ اُن پر اُلٹا دیا جائے گا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝

فرماتا ہے تیرا ربّ مجرموں کی گھات میں رہتا ہے۔ جب وہ اُن کو پکڑتا ہے تو اکٹھا پکڑتا ہے کہتے ہیں سو سُنار کی اور ایک لوہار کی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ وہ ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ اور مجرم انسان سمجھتا ہے کہ مجھے میرے کاموں کی کوئی سزا نہیں ملے گی۔ مگر آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ اور اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمنوں کے ساتھ سلوک ہوگا۔ ہم اُن کو ڈھیل دیں گے۔ اور گیارہ سال تک دیتے چلے جائیں گے۔ مگر آخر ایک دن آئے گا جب قیدار کی ساری حشمت کو خاک میں ملا دیا جائے گا۔ اور مومنوں کے دُکھ کو خوشی میں بدل دیا جائے گا۔ اِسی طرح

اِس پیشگوئی کے دُوسرے ظہور کے وقت

اُنیسویں صدی میں کوئی فرعون اتنا خطرناک ظلم کرے گا کہ جماعت پکار اُٹھے گی يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ۔ اے موسیٰ! اب تو ہماری تباہی سر پر آپہنچی۔ اب ہم کسی طرح اس فرعون کے پنجۂ ظلم سے بچ نہیں سکتے۔ اس وقت جماعت کا جو بھی لیڈر ہوگا وہ موسیٰ کی طرح اپنے ساتھیوں سے کہے گا كَلَّا یہ بالکل غلط بات ہے کہ دُشمن تمہیں تباہ و برباد کر دے گا۔ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ میرے ساتھ میرا رب ہے اور وہ مجھے ہدایت دے گا۔

مَیں نے وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کی تشریح بیان کرتے ہوئے بتایا کیا تھا کہ جب کفار

غارِ ثور کے مُنہ پر

پہنچ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گھبراہٹ طاری ہوئی تو اس وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ان کو تسلی دی کہ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ یعنی غم مت کر، ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح جب جماعت احمدیہ کسی فرعون کے مظالم کی وجہ سے سخت گھبرا اُٹھے گی اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعتِ احمدیہ کو رُوحانی طور پر اُس کے

خلیفہ اور امام کی زبان سے

کیونکہ وہ دو نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہوں گے جبکہ وہ غم و ہم کے تمثیلی سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوگا۔ یا ممکن ہے کہ مصر یا کسی اور ملک میں ایسے ہی حالات پیدا ہونے پر۔ کہ واقعہ میں دریائے نیل کے کنارے پر یا اور کسی دریا کے کنارے پر پڑے

جاہ و جلال

کے ساتھ فرمائیں گے كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ كَلَّا کے معنے یہی ہیں لَا تَحْزَنْ غم مت کر۔ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ یعنی ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اور وہ اس نیل میں سے ہمیں نکال کر لے جائے گا"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصّہ اوّل۔ تفسیر سورۃ الفجر)

خلاصہ خطبہ جمعہ ــــ بقیہ صفحہ اوّل

آج ہر احمدی مرد و زن کو اپنے اِس دُعا کے ہتھیار کو اُٹھا لینا چاہیئے۔ کوئی دُنیا کی طاقت نہیں جو ان ہتھیاروں کا مقابلہ کر سکے ـــــ خطبہ کے آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو مختصر اقتباسات پیش کرکے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کے پورا ہونے کا طریق دُعا ہے۔ پس جب دُشمن ڈرائے تو حوصلہ نہیں چھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین کے چپّہ چپّہ پر غالب کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ یقین رکھیں آپ ہی غالب آئیں گے۔ اور آپ کو مٹانے کی کوششیں کرنے والے خود مٹ جائیں گے ـــــ خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے ایک دُعا اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ کا وِرد کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جب مظلوم ظالم کے حق میں دُعا کرتا ہے تو خدا کی رحمت اس کو ضرور قبول کر لیتی ہے۔ (الفضل ۹ر اپریل ۱۹۸۴ء)

محراب پور کے ایک مخلص احمدی کی شہادت ــــ بقیہ صفحہ اوّل

مرحوم، محراب پور شہر میں آڑھت کا کاروبار کرتے تھے۔ کچھ زرعی زمین کے بھی مالک تھے۔ بہت شگفتہ مزاج اور ہنس مکھ تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے تھے۔ اور تمام جماعتی تحریکات میں ہمیشہ آگے آگے رہنے کی کوشش کرتے۔ مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔ مرکزِ سلسلہ سے آنے والے یا دیگر ضلعی و علاقائی عہدیداران جماعت سے بھرپور تعاون کرتے تھے ـــــ مرحوم نے اپنی یادگار پانچ بیٹے بعد دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر ۲۰ سال اور سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۶ سال ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ شہید مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کے جلو میں مرحوم کے درجات جنت الفردوس میں ہر آن بڑھاتا رہے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔
(الفضل ربوہ محررہ ۱۵ اپریل ۱۹۸۴ء)

یو۔پی کا مالی دورہ
مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۵ مئی ۱۹۸۴ء سے صوبہ یُوپی کی جماعتوں کا مالی دورہ کر رہے ہیں۔ احباب تعاون کریں (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

پروگرام دورہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید

برائے صوبہ یوپی

جملہ جماعت ہائے احمدیہ یوپی کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید اور مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید مورخہ ۱۰ ۸۴ء سے مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ مبلغین سلسلہ معلمین کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف کے دورہ کو کامیاب بنائیں۔ جماعتوں میں رسیدگی کی اطلاع وہ خود دیں گے۔

دہلی۔ ہاپوڑ۔ امروہہ۔ بریلی، شاہجہانپور، لکھنؤ، فیض آباد، کانپور، فتح پور، ہہوہ، دھن سنگھ پور، کمہریا، مسکرا، راٹھ، جھانسی، ساندھن، صالح نگر، دہلی اور میرٹھ۔

قائم مقام انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

قائدین مجالس اور طلباء کیلئے ضروری اعلان

"احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بھارت" کی تشکیل کے لئے بھارت کی تمام یونیورسٹیوں، کالجوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم جملہ احمدی طلباء کے مندرجہ ذیل تفصیل سے کوائف مطلوب ہیں:—

نام طالب علم۔ ولدیت۔ عمر۔ تاریخ پیدائش۔ کورس۔ سال۔ مضامین۔ تعلیمی ادارہ کا نام۔ موجودہ پتہ۔ مستقل پتہ۔ وغیرہ۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے جملہ احمدی طلباء کے کوائف محترم امیر صاحب / محترم صدر صاحب کی وساطت سے جلد از جلد دفتر پیٹرن، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بھارت۔ قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶۔ ضلع گورداسپور پنجاب۔ کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ جہاں کہیں باقاعدہ جماعتی نظام قائم نہ ہو وہاں کے احمدی طلباء خود اپنے کوائف بھجوائیں۔

پیٹرن احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بھارت

مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا سالانہ اجتماع

تمام مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دسواں آل اڑیسہ سالانہ اجتماع جو بتاریخ ۲۵، ۲۶، ۲۷ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں بمقام کیرنگ منعقد ہونا قرار پایا تھا مگر بوجوہ مقررہ تاریخوں میں منعقد نہیں کیا جاسکا اب مورخہ ۲۶ و ۲۷ ہجرت (مئی) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ اتوار کیرنگ میں ہی منعقد ہوگا۔ تمام مجالس اجتماع میں اپنے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھیج کر اسے کامیاب بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بارآور کرے اور اس کے مفید اور دیرپا اثرات مترتب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پردہ کی غرض

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی لذیذ کھانے پر۔" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۳۶)

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ امیدوار

- میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
- سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۸ سال سے زیادہ نہ ہو۔
- قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
- اردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو امیدواروں کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ امیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۴ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی حتمی منظوری سے قبل امیدواران انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے حفاظ کی ضرورت بھی بڑھتی جارہی ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ وقفہ کے بعد اب پھر مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہی مدرسۃ الحفظ جاری کیا جارہا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسۃ الحفظ میں داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ

- ہونہار اور ذہین ہو۔
- عمر ۱۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔
- قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

منتخب شدہ طالب علم کو دیگر مراعات کے علاوہ مبلغ ۲۳ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔

مدرسۃ الحفظ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ خواہش مند احباب جلد توجہ فرمائیں۔ اور نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں۔ پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے آخر جولائی ۱۹۸۴ء تک واپس نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی حتمی منظوری سے قبل امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

باقاعدہ اور باشرح چندہ جات کی ادائیگی آپ کے رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اتر پردیش

مورخہ ۲۶ و ۲۷ مئی ۸۴ء کو کانپور میں منعقد ہو گی

احباب جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش (یوپی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل اتر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۶ و ۲۷ مئی بروز ہفتہ و اتوار "کانپور" میں منعقد ہو گی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے جماعتیں فنڈ بھی فراہم فرمائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مکرم ظفر عالم خاں صاحب صدر مجلس استقبالیہ
۵۴/۹۳ مکھنیاں بازار ۔ کانپور ۔ یو۔پی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مبلغین کرام کیلئے ضروری اعلان

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۲ جون ۱۹۸۴ء بمطابق ۲ احسان ۱۳۶۳ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس تراویح تہجد اور دیگر تربیتی اور تعلیمی پروگرام جاری رکھیں تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی فضیلت سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن اور نمایاں رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں رمضان المبارک گذارنے کے سلسلہ میں ضروری اعلان

امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۲ جون ۱۹۸۴ء بمطابق ۲ احسان ۱۳۶۳ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گذارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہش مند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۹ مئی ۸۴ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد مبین خانصاحب ابن مکرم معین خانصاحب آف بھاگلپور کے نکاح کا اعلان مکرمہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب آف بمبئی کے ہمراہ مبلغ ..... روپے حق مہر پر فرمایا۔ احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے آمین — مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۲۰۰ روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ

خاکسار ۔ فرید احمد امروہی قادیان

باشرح چندہ ادا کرنا ہی موجبِ برکت ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گذشتہ دورہ یورپ کے موقعہ پر ناروے میں منعقدہ مجلس شوریٰ میں مالی امور سے متعلق رپورٹ پیش ہونے پر احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"جہاں تک وصیت کے چندہ کا تعلق ہے اس کی شرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منظور کردہ ہے اس میں سرے سے کوئی تخفیف نہیں ہو سکتی۔ موصیوں کو چاہیئے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ شرح کے مطابق حصہ آمد ادا کریں۔ اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ چندہ عام میں ایسے لوگوں کے لئے جو اپنے مخصوص حالات یعنی مالی بوجھ وغیرہ کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے سے مجبور ہوں سہولت کی ایک صورت پیدا ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے مخصوص حالات کی بنا پر شرح میں کمی کی درخواست کریں لیکن وہ اپنی صحیح آمدن نہ چھپائیں اور پوری آمدن درج کریں میں وعدہ کرتا ہوں ہر ایسی درخواست کو منظور کر کے انہیں کم شرح کے مطابق چندہ عام ادا کرنے کی اجازت دے دونگا۔ بغیر اجازت حاصل کئے کسی کو بھی از خود شرح سے کم چندہ ہرگز نہیں دینا چاہیئے اور نہ کوئی احمدی ایسا ہونا چاہیئے جو سرے سے نادہند ہو۔ ہمارے تمام معاملات اور کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے جس عمارت کی بنیاد تقویٰ پر نہیں وہ جتنی بلند ہوتی جائے گی اتنی ہی زیادہ مہلک ہوتی چلی جائے گی" (بحوالہ اخبار بدر ۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۸)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد سے باشرح لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے۔ ماہ اپریل ۸۴ء میں احباب جماعت کے بجٹ برائے سال ۸۵ - ۱۹۸۴ء بنائے جا رہے ہیں لہٰذا احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق اپنے چندہ جات کا بجٹ اپنی صحیح آمد کے مطابق نوٹ کروائیں گے اگر کوئی دوست اپنی صحیح آمد پر پوری شرح کے ساتھ اپنا ماہوار چندہ ادا کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہوں اور کچھ مجبوریاں ہوں تو اپنی مجبوریوں کو درج کر کے کم شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنے کی درخواست اپنی جماعت کے صدر صاحب کی رپورٹ اور سفارش کے ساتھ حضور کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کرنے کے لئے نظارت ہذا کو بھجوا سکتے ہیں۔

اگر کوئی دوست نہ درخواست دیتا ہے نہ پوری شرح کے ساتھ اپنا ماہوار چندہ ادا کرتا ہے تو وہ اپنے پیارے امام کے ارشادات کی نافرمانی کرنے والا بنتا ہے جو خیر و برکت کا موجب نہیں ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کے ارشادات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

وظائف امداد کتب تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ (مشروط بہ آمد) میں ایک مد "وظائف امداد کتب تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امانت "امداد کتب تعلیمی" میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

دُعائے مغفرت

میرے خسر محترم معشوق علی خانصاحب آف قائمبر کوٹ مورخہ ۷ مئی ۸۴ء کو ۶۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ایک فرزند مکرم لطیف الرحمٰن صاحب اور سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں دو لڑکیاں غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ۔ صادق علی قائمبر کوٹ۔

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE NO. 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER
AND
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS,
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN - 143516.

"AUTOCENTRE"
23-5222 }
23-1652 }

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM هندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس، ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز - بینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑلیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یوسف احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"
ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ٹوڈک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.: MOOSA RAZA
PHONE.: 605558.
BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)
فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۱)

فون نمبر:- ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائیرز:- کرشڈ بونز - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۲۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے